ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

بفضلہ تعالیٰ درین زمان فیض توامان طبعزاد کمترین سید نصیر الدین قادری المتخلص خاکی موسوم

یادگار خاکی

خادم فیض یافتہ محرم اسرار سبحانی واقف حقایق حقانی حضرت سید عبدالقادر پیر حسینی نور اللہ مرقدہ

در مطبع محبوب شاہی رونق افروز جہان گردید

هست کلید در گنج حکیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیت ابروی یار کے بسم اللہ قرآن ہی
فعل جزو کل سی جسکو ہو گئی مطلق خبر
ذرہ ذرہ مین چمکتا ہی وہی انوار نو
کوچہ جانانکی کہتا ہون ہوا مین اڈنون
تو نہین حقسی جدا او حق نہین تجھسی جدا
ہی مقام احدیت اس عبدیت مین بیگمان
مدح مین لکھکر غزل خاکی تو کہدی یار سے

بس یہی الحمد للہ جان اور ایمان ہے
بس وہی بندہ سمجھلو کامل الایمان ہے
ہر شجر کی ہے تجلی مین اوسیکی شان ہے
نی ہے جنت کی ہوس نی خواہش رضوان ہے
بلکہ وہ موجود تجھمین ہر زبان ہر آن ہے
اسمین یہ غلطان ہی او اوسمین غلطان ہے
وصف مین تیرے ایک اور بھی دیوان ہے

قصیدہ

جو بندہ مصطفےٰ کا بالیقین ہے / اوسکے واسطی خلد بریں ہے

غلط فہمی مری سچ ہی سمجھہ لو / ابھی تک مینے کچھہ سمجھا نہیں ہے

خدایا تو گنہگاروںکی خاطر / بنایا رحمت اللعالمین ہے

کہوں کیا سر مخفی کی حقیقت / چلا جس جا پر روح الامین ہے

اگر احمدؐ نہوتے کچھہ نہ ہوتا / یہی ارشاد رب العالمین ہے

محمد مصطفےٰ ہیں سر وحدت / یہی حق الیقین عین الیقین ہے

ہوا فانی تو دیکھا سیر خاکی / جہاں ہم ہیں وہیں عرش بریں ہے

قصیدہ

ہوا یاں محمدؐ جو آنا تمہارا / تو شیدا ہوا سب زمانہ تمہارا

شرف پایا نعلین اقدس سے بیشک / ہوا عرش پر جب کہ جانا تمہارا

بیاد لب لعل خوں رو رہا ہوں / جو یاد آتا ہے مسکرانا تمہارا

نہیں خاکسارونکو ملتا پتا ہے / بتادو کہاں ہے ٹھکانہ تمہارا

بہون کی دلون پر یہہ کرسی نشین ہے — ہی عرش بین آستانا تمہارا
کرو ہم عزیزونکو یاد اے محمد — غضب ڈہایگا بہول جانا تمہارا
ہوا نعت احمد مین خاکی قصیدہ — یہہ مشہور ہوگا فسانا تمہارا

قصیدہ

جس نے کہ سر یار مین سر آنا ہوا — بہر یہ یقین ہی واقف سر خدا ہوا
فانی ہی جو سلوک مین اہل طریق کے — حاصل اوسی کو صوفیو قرب خدا ہوا
حاصل کر عبدیت مین مقام عروج کو — جو نیست آپ کو کیا وہ حقنما ہوا
شاہ وگدا ہی تجہمین تو شاہ وگدا مین ہے — تو ہی شہود غیب مین جلوا نما ہوا
ابتک کہلا نہ بہید یہ اسرار غیب کا — کس چیز مین تہا کون تہا مین ادر کیا ہوا
خاکی خدا کا شکر تیرا رہنما ہی پیر — عقدونکا تیری کل دہی مشکل کشا ہوا

قصیدہ

دیکہلا دو چہرہ اے شہ والا کبہی کبہی — غوث الورا نہ ہولو خدا را کبہی کبہی
مضطر ہون بیعلاج ہون فرقتمین آنکے — اس درد کی دوا دے مسیحا کبہی کبہی

گمراہ ہون مین مگر ہی نقش شوم سہی
آقا بتاد و راشہ سید کبھی کبھی

چرخ فلک نے کام ہمارا کیا تمام
لیجیے خبر ہماری خدا را کبھی کبھی

محرم کب تلک رہی ہند مین غلام
کچھہ نظر ادہر بھی تو مولا کبھی کبھی

لاکھون ہی فیض پاتے ہین اس در سے آ کے
لیجیے سنبھال مجھکو بھی آقا کبھی کبھی

خاکی خراب وخستہ ہی اس ہند مین مگر
یک چشم لطف پاشہ والا کبھی کبھی

قصیدہ

نور ذات کبریا ہین یا محمد مصطفےٰ
آپ محبوب خدا ہین یا محمد مصطفےٰ

جو ہوئے ہین دلسے شیدا آپکی تصویر کے
وہ فرشتون سی سوا ہین یا محمد مصطفےٰ

اُمتی دنیا مین کہلاتی ہین ہان جو آپکی
نام پر دل سی فدا ہین یا محمد مصطفےٰ

جو تمہاری عشق مین ثابت قدم ہو کر ہوئے
دل اونہین کے پر ضیا ہین یا محمد مصطفےٰ

راستے پر آپکی جو لوگ چلتی ہین وہی
سالکان باصفا ہین یا محمد مصطفےٰ

جنکی سر مین آپکی الفتکا سودا ہی مدام
ہان وہی بس اولیا ہین یا محمد مصطفےٰ

کیا عجب خاکی سی ہون سارے گنہ محشر مین دور
شافع ہر دو سرا ہین یا محمد مصطفےٰ

قصیدہ

شان حق کی ہے برملا دیکھو ‏— نقشۂ پیر مصطفا دیکھو

جسم خاکی پہ اپنی کرکے نظر ‏— اسی آئینہ مین خدا دیکھو

تیری سکو جو سکے بھی سیوا یا پیر ‏— ہے کہان مجھکو آسرا دیکھو

ہے یہہ برزخ نبی احمدؐ کا ‏— آپ یا پیر مصطفا دیکھو

بنی آدم ہین یہہ جو کچھہ ظاہر ‏— سب ہین نور خدا ذرا دیکھو

پیر کی شان شان اکبر ہے ‏— یا میرے پیر مصطفا دیکھو

رمز حق اوسپہ کھل گیا سارا ‏— جسنے دیکھی تیری سرا دیکھو

چشم حق بین سے دیکھہ لو ظاہر ‏— ذات حق ذات مصطفا دیکھو

خاکیا ہے شہود کا یہہ مقام ‏— کھو کر اپنا وجود آ دیکھو

قصیدہ

لیچل مجھے ای باد صبا سوئے محمدؐ ‏— تا دیکھلون ان آنکھونسے مین کوی محمدؐ

کیونکر نہ ہون مست مین اب باغ جہان مین ‏— ہر گل سے مجھے آتی ہی کچھہ بوئے محمدؐ

مٹ جائینگی یک لخت گناہونکی سیاہی ‏— یاد آئے اگر قبر مین گیسوئے محمدؐ

مرجاؤن اگر ہین تو مین ہڈیان یا رب ‏— دیدینا جو ملجائے سگ کوئے محمدؐ

ہی جنمین کرون قامت طوبی کو تصدق
دیکھون جو بہلا مین قد دلجوی محمد ﷺ

جو بخشش رب ہی وہی بخشش ہی نبی کی
جو خوی خدا ہی وہی ہی خوی محمد ﷺ

خاکی کو بھی رویا مین نظر آئی خدا یا
وہ چہرہ پر نور وہ ابروی محمد ﷺ

قصیدہ

جام مئی بھر کر پلا دو سید پیر مصطفا
راستہ حق کا بتا دو سید پیر مصطفا

میم کا گھونگٹ اوٹھا دو سید پیر مصطفا
شان احمد ﷺ کی بتا دو سید پیر مصطفا

راہ کثرت مین پڑا ہون راستہ ملتا نہین
راہ وحدت کی بتا دو سید پیر مصطفا

ہو گئی اعجاز لاکھون ہی جناب پیر سے
اب بھی کچھ کر دکھا دو سید پیر مصطفا

ظلم مجھپر کر رہا ہی نفس شیطان لعین
اس بلا سی تم بچا دو سید پیر مصطفا

جوش پر ہی آجکل دریای عصیان ہی میرا
پار اب کشتی لگا دو سید پیر مصطفا

ہون گھرانے مین ازل سی مین جناب پیر کے
اب بھی کوچہ مین جا دو سید پیر مصطفا

کوی احمد ﷺ تک رسائی میری تو ہوتی نہین
مجھکو اوس در سے لگا دو سید پیر مصطفا

پھر گئی تقدیر مجھسی حال میرا دیکھکر
بخت خفتہ کو جگا دو سید پیر مصطفا

گو ہون مین شہر دکن مین ہی تصور آپکا
تم ٹھکانے ہی لگا دو سید پیر مصطفا

فہم مین آتا نہین ہی لا کا اور الا کا ذکر — نقش یہہ دل پر جما دو سید پیر مصطفا
کیجئے مجہہ پر تصرف حج اکبر کے سیوا — جلسہ پہ بہی دیکہا دو سید پیر مصطفا
انتظار می شوقمین کبتک رہی خاکی غلام — کچہہ مزہ اوسکو چکہا دو سید پیر مصطفا

قصیدہ

جب نبی کا نور پیدا ہوگیا — زیر و بالا طاق کسرا ہوگیا
دیکہہ کر مکہڑا رسول اللہ کا — بلبل سدرہ بہی شیدا ہوگیا
معجزہ ایسے چاند دو ٹکڑے کیا — اک جو انگلی کا اشارہ ہوگیا
کفر باطل ہوگیا اے دوستو — نور حضرت جبکہ پیدا ہوگیا
تہا مجسم اسقدر حضرت کا نور — اس سبب وہ غیر سایہ ہوگیا
دیکہہ کر دندان حضرت کی ضیا — منفعل ہر دُر یکتا ہوگیا
عرش کی زنجیر خاکی تہام لے — گیسوے احمدؐ کا سودا ہوگیا

قصیدہ

ای مقبل حق محبوب خدا مجہی چہرہ اپنا بتا دینا — یہی عرض ہی میری صبح و مسا مجہی در پہ بٹہا دینا

ای ماہ عجم ای مہر عرب ای ختم نبی محبوب اله
ای خسرو ملک ہر دو سرا اکبار مدینہ دکھلا دینا

ای کان کرم ای جود و سخا ای شافع محشر ہر جا
جو جو کہ میری ہین جرم و خطا تم لطف سے اوسکو مٹا دینا

قسمت کی جو گردش سے اپنی دائم درہم ہو ہین
صدقے سے نبی احمدؐ کی میری عزم سفر کو بنا دینا

ہر روز یہی ہے تمنی دعا ای منبع کان حلم و حیا
تیرے فیض کرم سے آمو میری لاری غنچہ دلکو کھلا دینا

گر سیر سفر تو اٹھ ہے ہوا اصل واقف سے باندہ نظما
گر عرض ہے تو شام سحر ہے مری ہوائی خودی سے لگا دینا

یہ خاکی مضطر خستہ جگر ہے آٹھون پہر با دیدہ تر
تری لطف و کرم سے آقا میری کشتی کو پار لگا دینا

قصیدہ

حشر مین احمدؐ مرسل کا جو آنا ہو گا
ہم گنہگارونکا دوزخ مین بچانا ہو گا

بعد مردن جو میرا قبر مین جانا ہو گا
تو وہ خاک فقط اپنا سرہانا ہو گا

بندگی میری کبھی باد صبا پہنچانا
روضہ احمدؐ مرسل مین جو جانا ہو گا

چل مدینہ کی طرف ای دل نادان امثالی
سال آئندہ کہان پھر تیرا جانا ہو گا

جب مین سمجھونگا کہ امید بر آئی میری
کوی احمدؐ مین اگر میرا ٹھکانا ہو گا

دیکھون ان آنکھون سے دیدار نبی عربی
یا الہی کوئی ایسا بھی بہانا ہو گا

اپنے خاکی کو بس مرگ بچانا شاہا
قبر مین جبکہ نکیرین کا آنا ہو گا

قصیدہ

کہان جاؤن کہہ تیری در کی سیوا صنما صنما
نہین چین ہی تجھہ بن مجھکو ذرا صنما صنما

بیچین کیا ہی ہجر تیری اگر وصل نہین دور سہی بہلا
از بہر خدا صورت تو دیکہا صنما صنما صنما

تو بحر ہی بیشک مین قطرہ تو مہر ہی بیشک مین ذرہ
مین جز ہون ترا تو کل ہی مرا صنما صنما صنما

فغفور سکندر اور کسریٰ جمشید ارسطو اور دارا
ہین تیری ہی در کی سب کے گدا صنما صنما صنما

مسرور ہوئے الفتکی مخمور شراب وحدت کے
ہی مست کوئی بیہوش پڑا صنما صنما صنما

آفتمین پڑا ہون مین یارب ہی حد سی زیادہ رنج و تعب
مشکل کا تو ہی عقدہ کشا صنما صنما صنما

خاکی کی دعا ہی یہہ بخدا جاؤن نہ کہین اس در کی سوا
گو نیک ہون بد ہون ہون ترا صنما صنما صنما

قصیدہ

ختم نبی شان خدا وہ مصطفیٰ ہی تو ہین
جنکا لقب اُمی ہوا وہ مصطفیٰ ہی تو ہین

ناطق ہی جسکی ثنا مین آدم صفی سی آجتک
لولاک خود حق نی کہا وہ مصطفیٰ ہی تو ہین

حضرت نکو جو سایہ نتھا بیمثل تھا قد آپ کا
مشہور ختم الانبیا وہ مصطفیٰ ہی تو ہین

باطن سی دیکہی گر کوئی ایسی خدا سی ہین ملی
خفے نہین ایک پل جلوہ مصطفیٰ ہی تو ہین

آئی تھی جبریل امین لیکر وحی کو بالیقین
کہتی تھی جو حکم خدا وہ مصطفیٰ ہی تو ہین

جو کعبہ مقصود ہی دل مین وہی موجود ہے
ہو کر فنا دیکھو ذرا وہ مصطفیٰ ہی تو ہین

جب دور ہو وہم و گمان تب ہو عیان راز نہان
ہی شان بر حق آئینہ وہ مصطفیٰ ہی تو ہین

کر عرض چلکر خاکیا روضہ کی آگی برملا
جو شافع ما و شما وہ مصطفیٰ ہی تو ہین

قصیدہ

یا نبیؐ بہرتا وہ دم ہے آپ کا
جس پہ الطاف و کرم ہے آپکا

یا نبیؐ اوسیر کرم فرمائیے
وصف جو کرتا رقم ہے آپکا

یا نبیؐ کیا مجھسے ہو حمد و ثنا
رتبہ جتنا بولون کم ہے آپکا

کچھ غلامی مین سکندر ہی نہین
قیصر و دارا و جم ہے آپکا

جلد بلوا و مدینہ تک مجھے
مجھکو اس فرقت مین غم ہی آپکا

نقش ابروی ہلال عاشقان
عین محراب حرم ہی آپ کا

رحمت اللعالمین ہو یا رسول
جوش پر بحر کرم ہے آپ کا

شرق سے تا غرب واللہ بالیقین
سب قلم و ایک قلم ہے آپکا

جلد خاکی کو بلا لو یا رسول
دم بدم بہرتا یہ دم ہے آپکا

قصیدہ

میم سی صورت بے میم کا نقشہ دیکھو
خود بخود سر احد ہوتا ہی افشا دیکھو

ایک ہی ذات ہی مظہر کی ہر اکجا ہی ظہور
کعبہ تو دیکھہ چکی جا کے کلیسا دیکھو

شخص مین عکس نہان عکس مین ہی شخص نہان
سر وحدت کا عجب ہی یہہ تماشا دیکھو

وہی ایک نور سمایا ہی میری آنکھون مین
مینے ان آنکھون سے اوس نور کو دیکھا دیکھو

جلوہ افروز حدوث اور قدم مین احمدؐ
صاف قدرت کا تماشہ ہی ہویدا دیکھو

ایک مظہر ہی خدا ہی رسول عربی
میری مرشد میری آقا میری مولا دیکھو

خا کیا اونکی حضوری سے نہو دور کبھی
خضر کامل کا بھی ارشاد یہی تھا دیکھو

قصیدہ

اول مین کون آخر امکان مین کون ہے
ظاہر مین کون باطن انسا مین کون ہے

دانتون کا اور پنجہ رنگین کا ہی خیال
ہیرے مین کون صورت مرجان مین کون ہے

مریخ زہرہ مشتری یا شمس یا قمر
اور سنبلا مین کون ہے سرطان مین کون ہے

یوسف بنا کہین کہین فرہاد پاکباز
کنعان مین کون کوہ فنا مین کون ہے

باغ و چمن میں دیکھئے وحدت کا ہی ظہور ہے
سنبل میں کون ہے گل وریحان میں کون ہے
فانی بجود وہ باقی بحق ہو کے دیکھئے
حادث میں کون عالم امکان میں کون ہے
خاکی عجب ہی سیر ہے غیب و شہود کی
باطن میں کون صورت اعیان میں کون ہے

قصیدہ

جو بندہ ہے محمد ﷺ مصطفےٰ کا
وہی بندہ ہے بیشک کبریا کا
پہونچ جاونگا ایک دم میں مدینہ
بھروسہ ہے مجھے خیر الورا کا
ازل سے نام ہے جسکا کہ روشن
ہوں واصف اوس شہ خیر الورا کا
ہمیشہ کیجئے ذکر محمد ﷺ
بڑا نسخہ ہے سمجھو کیمیا کا
تو ہی در اصل ہے رزاق عالم
ہر ایک مسکین غریب و بینوا کا
مجھے کیا کام ہے اب نیک و بد سے
میں ہوں شیدا محمد ﷺ مصطفا کا
پڑھا کر شوق سے روضہ کے آگے
قصیدہ یہ محمد ﷺ مصطفا کا
اگر پوچھے کوئی مجھسے جو خاکی
کہونگا میں ہوں بندہ مصطفا کا

قصیدہ

نجانو ایک ہی ہم جان نثار بیٹھے ہیں
تمہارے کشتۂ ابرو ہزار بیٹھے ہیں

مجھے نہیں ہے وسیلہ تیری بجز مولا
تیری ہی یاد میں ہم بیقرار بیٹھے ہیں

نگاہ لطف ادہر بھی ہو بحق مولا
تیری کرم کی ہم امیدوار بیٹھے ہیں

عدم سے آئے تلاش کمر میں ہم واللہ
ضعیف و خستہ و زار و نزار بیٹھے ہیں

الٰہی ہوئے دم نزع اونکو آسانی
تیری حبیب کے جو جان و نثار بیٹھے ہیں

حصول ہو اونہیں جلد سے کیمیائے مراد
امیدوار تیری خاکسار بیٹھے ہیں

میں ایک نہیں ہوں شفاعت کا منتظر خاکی
کہ مجھسے ایسے بہت سو ہزار بیٹھے ہیں

قصیدہ

در پر حاضر ہیں ہم التجا کیلئے
رحم کر یا خدا مصطفےٰ کیلئے

یا نبی روئے انور دیکھا دو مجھے
پھر حسنین اور مرتضےٰ کیلئے

کوئی درماں نہیں بجز آپ کے
یا نبی آئے ہیں ہم شفا کیلئے

رحمت حق شفیع امم ہو تمہیں
ابتدا کیلئے انتہا کے لئے

یا نبی یا نبی تیرے در کے سوا
میں نجاؤں کہیں التجا کیلئے

معصیت میں رہوں کبتلک مبتلا
عفو کیجے گناہ ہیں خدا کیلئے

خاکی پھرتا ہی کیون خاک اوڑاتا ہوا | چل مدینہ کو یہان سے خدا کیلیے

قصیدہ

مین فدا جان جاناں ہوں جان و تن سے کیا غرض | مین ہوں دیوانہ مجھی سیر چمن سے کیا غرض

عالم ناسوت اور لاہوت کی ہر دم سیر ہے | مین مکین لامکان ہوں اب چمن سے کیا غرض

محویت حاصل ہوئی ہی عبدیت مین جسقدر | تب بقای احدیت ہوں ما و من سے کیا غرض

نکہت گیسوئے احمد سے معطر ہی دماغ | عنبر سارا سے اور مشک ختن سے کیا غرض

بے سر و سامان ہوں کیف احمد مختار مین | مست ساقی ہی میری انجمن سے کیا غرض

بے کم دیکے کا ستا جلوہ سیر محبوب کا | دور ہوں قید خود پرستی تو و من سے کیا غرض

جو فنا فی الشیخ سے پہونچے فنا فی اللہ کو | اونکو کیا موسن سے مطلب برہمن سے کیا غرض

جو الست کشتگان خنجر تسلیم ہین | خاک کیا پھر اونکو کہے جان و تن سے کیا غرض

قصیدہ

قالو بلیٰ کے رمز کو پا نا ضرور ہے | سر پر بلائے تازہ اوٹھا نا ضرور ہے

کیون بھولکر تو آپ کو بیٹھا ہے اے دلا | اگر ورنہ تجھکو جلنے سے جانا ضرور ہے

ہر لحظہ کر طواف تو دل کے مکان کا
حاجی اگر جو تجھکو کہنا ضرور ہے

حق حق کہونگا حقکی قسم حقکی روبرو
ناحق کہون تو سولی چڑھنا ضرور ہے

وہ اور آستان ہی جو ہی آستان یار
جسجا سر نیاز جھکنا ضرور ہے

جسوقت آئیگی مجھی لبیک کی صدا
اوسوقت مجھکو جان سے جانا ضرور ہے

آئینہ آئینما کی حقیقت ہوئی مجھے
در پردہ کنز مخفی سننا ضرور ہے

خاکی نکل عروس سوی عروج جا
بھیجا ہے وہ ہی جانسے جانا ضرور ہے

قصیدہ

خدا کا سامنا ہر پل ہی اور ساری خدائی ہی
نہ سمجھا یار کو نادان عجب تیری رسائی ہی

لیا ہی برزخ احمدؐ بظاہر صورت آدم
ظہور دو جہان سارا اوسیکی روشنائی ہی

یہی حفظ مراتب ہی سمجھ اے عارف کامل
خودی کو ہو لیجانا عین حقکی آشنائی ہی

میرے آنکھونکے آگے ہی وما فیھا فقط ذرہ
وہی خورشید عالم ہی اوسیکی روشنائی ہی

ہمیشہ دل یہ کہتا ہی مقابل یار کے ہردم
تیری ہر شغل مین ہر ذکر مین مشکل کشائی ہی

کہون کیا برزخ صغرا کہون کیا برزخ کبرا
دماغ اتنا کہان مجھکو کہان اتنی رسائی ہی

ہوا ہون جب سے ای خاکی رسول اللہ پر شیدا
میری دلکی نہ پوچھو جس طرح حاصل صفائی ہے

قصیدہ

ہوے ہین عاشق موے کمر ہم — عدم کی راہ مین ہین گرم سفر ہم
فدا رخ پہ ہین قربان زلف پر ہین — کہا کرتے ہین یہ شام و سحر ہم
در جانان پہ پہنچا دے خدایا — تصدق تا کرین جان و جگر ہم
تلاش یار مین گم ہین یہانتک — نہین رکھتے ہین آپ اپنی خبر ہم
فدا کر دینگے اپنا دین و ایمان — در احمد پہ جا دینگے اگر ہم
کسی کو یہ خبر اصلاح نہین ہے — کدہر سے آئے ہین جائینگے کدہر ہم
ہوے ہین چشم کے بیمار ایسے — نظر آتے ہین دیکھو چشم تر ہم
ہم اپنی اشک کے قطرون سے خاکی — بجہا دینگے ابھی نار سقر ہم

قصیدہ

میرا دم ہوا ہو خدا کہتے کہتے — حل عقدہ ہو مشکل کشا کہتے کہتے
نکل جاوی دم یا الٰہی ہمارا — دم واپسین مصطفےٰ کہتے کہتے
مین آیا ہون یا پیر جس آرزو مین — برا کہتے کہتے بہلا کہتے کہتے

نکل جاوے دم تیری قدموں کے اوپر | خدا سے کہتے کبھی خدا کہتے کہتے
میرے پیر سے مجھکو مطلب یہا ہی | شب و روز غوث الورا کہتی کہتی
جو پوشیدہ تھی معرفت کی حقیقت | ہوئی منکشف مصطفے کہتے کہتے
دم نزع دم نکلے یا رب ہمارا | زبان سے رسول خدا کہتے کہتے
توجہ سے مین اپنی مرشد کی خاکی | بھلا بنگیا ہون برا کہتے کہتے

قصیدہ

چشم حق بین سے جو دیکھا یہ طلسمات جہان | ہی وہی وحدت وہی کثرت دو نو جہان
عبد و رب کی بوجھ مین درپردہ کچھ حاصل ہوا | بیچمین ان دو کے ایک پردہ ہی حائل درمیان
این و آن سے جب تجاوز کر گیا دل کا ظہور | عین کثرت مین ہوا وحدت کا پھر رتبہ عیان
ہی فنا سب شئے کو اور تبدیل و تغیر ہی | قائم بذات ہی وہ ذات وحدت بیگمان
طالب مولا اگر ہی نیست ہو ہستی مین آ | پھر تو حاصل ہو ویگا تجھکو حیات جاودان
کیا غرض کو اس مکانی جو فنا فی اللہ ہین | دیکھنا مطلوب کا ہی گر تو سیر لامکان
اوٹھ گئی ساری حجابات دوئی بعد فنا | بلکہ جب خاک مین خاکی گیا سب این و آن

قصیدہ

عبادت ہے حقیقت مین خدا کی
جو طاعت ہے جناب مصطفیٰ کی

یہان دنیا مین ہے توقیر و تحقیر
وہان عزت ہے ایک شاہ و گدا کی

یہان کیون بیوفائی کا ہے مذکور
حقیقت سن چکے اہل وفا کی

قسم حق کی ہے مجھہ مین اے عزیزو
لیاقت ہے کہان حمد و ثنا کی

ہوئے ہین مست الست جام وحدت
حقیقت کہلگئی قالو بلیٰ کی

جو دیکھو چشم حق بین سے تماشا
ہر ایک ذرہ مین ہے قدرت خدا کی

اگر انصاف سے دیکھو تو حق ہے
حقیقت ایک ہے شاہ و گدا کی

اسی باعث پہنسا عشق بتان مین
سمجھلی ابتدا مین انتہا کی

یہی ہے التجا خاکی کی یہہ خاک
بنے ہستی در غوث الوریٰ کی

قصیدہ

ظاہر مین ہو کے مجھہ مین سمایا تو کیا ہوا
تو مجھہ مین رہکے منہہ کو چھپایا تو کیا ہوا

وحدت مین اسوا حد و کثرت کا ذکر کیا
حق ہو کے سجدہ بندہ کہایا تو کیا ہوا

زنگ دوئی کو آئینہ دل سے پہلے جہیل
ہستی کو اپنے دل سے مٹایا تو کیا ہوا

حاصل تو کر تو مرتبہ حق الیقین کا
واعظ جو تو نے وعظ سنایا تو کیا ہوا

نزدیک رکھہ گی یار کو پھرتا ہی ڈھونڈتا
اوقات اپنی یون ہی گنوایا تو کیا ہوا

ہر بال بال محو ہی انا الحق ہی تھا خدا
سولی پر عاشقونکو چڑہایا تو کیا ہوا

ہی فیض مجھکو شیخ سی یہہ محویت حصول
خاکی خودی کو دلسی بھلایا تو کیا ہوا

قصیدہ

بے پروا تیری ذات ہی تو بے نیاز ہی
تو ہی غفور اور تو بندہ نواز ہے

یارب تو بھر دے دامن مقصود کو میرے
تو ہی کریم اور تو نکتہ نواز ہے

آنکھوں سے چلیا جاونگا سوے مدینہ مین
صد شکر سوے کعبہ روانہ جہاز ہے

پڑھتے چلو درود معظم کو دوستو
آسان ہوگی پل پہ جو منزل دراز ہے

یہہ آرزو ہی دیکھون مدینہ کی سنرزمین
درگاہ پاک تیری بڑی بے نیاز ہے

یارب طفیل احمد مرسل گناہ بخش
مالک ہی تو ہمارا تو بندہ نواز ہے

خاکی کو خوف کیا ہی قیامت کا یار سول
تو ہی شفیع عاصیان نکتہ نواز ہے

قصیدہ

پڑھ پڑھ کے درود شام و سحر
تو روح نبی پہ بھیجا کر

پڑھ کلمہ احمدؐ صدق و صفا — خوش ہوگی جناب آنسرور
تو سودا کرلے عقبی کا — کچھہ دل مین نہ فکر دنیا کر
سب چھوڑ کے ایکدن دنیا سے — مرجائیگا تو ایک روز مگر
تو پل مین عدم کا راہی ہے — ایک دم کیلئے تو فکر نکر
کچھہ خوف خدا کا کر دل مین — یہہ وعظ و نصیحت کو سنکر
لے ہوگا تجھہ پر فضل خدا — تو صبح و مسا اب توبہ کر
وہ نکتہ نما ہے رہبر ہی ہیرا — اس دار فنا سے تا محشر
ہے فیض محقق رہبر کا — اوس بات پر اپنا ٹیکہ کر
ہر دم ہر پل ہر لحظہ — پڑھتا ہون قصیدہ شام و سحر
حامی محمدؐ روز جزا — تو خوش ہو خاکی فکر نہ کر

قصیدہ

فرقت مین دلربا کے گر کام تو بھی ہے — رو رو کے جان کھونا آرام تو بھی ہے
تن من کو اپنے اوسپر دل سی نثار کرنا — بس کام ہی تو یہہ ہے اور نام ہی تو بھی ہے
دیکھا کنسود کر کی شان خدا خود مین — آغاز ہی تو بھی ہے انجام ہی تو بھی ہے

بت کو بغل مین رکھکر زاہد نماز مت پڑھ — گر کفر ہی تو یہہ ہی اسلام ہی تو یہہ ہی
دیکھا جو آنکھو مین شکل حباب پایا — ہنسی ہسی مٹ ہی جانا آرام ہی تو یہہ ہی
جب دل لگی آئینہ مین شان صنم کو دیکھا — ہان خاص ہی تو یہہ ہی اور عام ہی تو یہہ ہی
خاکی مشاہدہ کر جو راہ مصطفیٰ ہے — ایمان کا جسمین ہو گھر وہ کام ہی تو یہہ ہی

قصیدہ

اپنے مرشد سے کام رکھتے ہین — قرب حق کا مقام رکھتے ہین
ہمکو مطلب نہین ہے غیرون سے — اپنے جانان سے کام رکھتے ہین
یا نبی یا نبی رسول اللہ — یہہ وظیفہ مدام رکھتے ہین
دیر و کعبہ سے کچھہ غرض ہی نہین — دلمین اور ہی مقام رکھتے ہین
سالکان سلوک وحدت حق — اور ہی انتظام رکھتے ہین
نہین اوروں سے ہمکو کچھہ سروکار — ہم تو آپ ہی سے کام رکھتے ہین
کبھی دوزخمین ہم نجائینگے — ہم شفیع الانام رکھتے ہین
زندگی سے نہین ہے کچھہ مطلب — ہم قضا سے پیام رکھتے ہین
خاک ہوجاتے ہین جو ای خاکی — وہی دنیا مین نام رکھتے ہین

قصیدہ

نظر مین جگمگی تیری نظر ای یار جانی ہی — سیری آنکھون مین سب بے نور یہہ دنیا فانی ہی
جسی ہم اپنا سمجھی ہین وہی دلدار جانی ہی — جسی اغیار جانی ہین فقط وہ قصہ خوانی ہی
مقید سی نکل آیا تو مطلق ہوگیا بالکل — پتا میری مکانکا قرب ذات لامکانی ہی
دیا غواص بحر حق نی غوطہ ایسی دریا مین — بھرا دامنکو اپنی اوس نی جو در معانی ہی
ہوا ہون محو ایسا عین دیدار مین مطلق — یہی میری پیشانی بھی حقیقتکی نشانی ہی
خدائیکا تماشا سامنی آنکھونکی ہی ہر پل — جسی ہم غیر سمجھی ہین وہی عین معانی ہی
اوسی دروازیکا دریوزہ گر ہون مین بھی ای خاتمی — ملی جس در کی جبرئیل امین کو پاسبانی ہی

مخمس بر قصیدہ حضرت مولانا نزہت صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز

تجھسا جہان مین کون ہی ای یار میرے خوبرو — ذرہ ہی مہر آگے تیری اور ماہ بھر ہی تو
ای سرور دین ہی یہی سب کی زبان پر گفتگو

آفاق میں ہے جلوہ گر نور محمدؐ سو بسو
آباد میں ویرانہ میں خانہ بخانہ کو بکو
وہ بحر ہے قطرہ ہو نہیں وہ گلشن ہے جسمین نہیں خس
اوسکی ثنا مجھسے ہو کیا اوصاف اوسکا ہے خدا بس
وہ انبیا کا شاہ ہے عالم کا ہے وہ دادرس

اوس نور سے معمور ہے کون و مکان اے ہم نفس
اوس سے بہار فیض ہے گلشن بگلشن جو بجو
ثانی نہیں اوسکا کوئی ہمسر نہیں اوسکا کوئی
آدم سے ہے وہ بیشتر ایسا نہیں کوئی نبی
ظاہر وہی باطن وہی اول وہی آخر وہی

ہر ذرہ میں ہے وہی روشن ہے نور احمدی
ہر چشم میں ہر جسم میں ہر جان جہان میں ہے ہمو
عاشق ہے وہ اللہ کا معشوق ہے اوسکا خدا
دنیا کو اوسکی واسطے اللہ نے پیدا کیا
ہیں سب اوسی کے حکم میں خاک آگ اور آب و ہوا

اربعہ عناصر میں بھی ہے جلوہ اوسیکی نور کا
سینہ بسینہ تن بتن ہر دل بدل ہر رو برو
افتادہ خاکی سر بسر مثل گدا ہے در بدر
رکھ در پہ اوسکی اپنا سر ہے وہ خود سے بیخبر
پوچھو نہ اوس سے دوستو احوال فخر بوالبشر

ہر گل میں رنگ و جلوۂ نور محمدؐ جلوہ گر
نزہت بچشم غور سے دیکھا عزیزو مو بمو

قصیدہ

فنا نہین ہی اوسی عمر جاویدانی ہی
بقا ہی اوسکو جسی دید یار جانی ہی

سنا ہون شیخ سی ہی جو کوئی فنا فی اللہ
ہی بقا ہی بقا جو ہی ماسوا سو فانی ہی

جسی ہی یار کی تصویر اور رند نظر
اوسیکو کشف رموزات عارفانی ہی

جمال یار کا جب سی خیال رہتا ہی
مکانین ہون مگر سیر لامکانی ہی

جو علم نکتہ سمجھتی ہین عارفان سلوک
وہ جاہلون کی مقابل مین قصیہ خوانی ہی

حباب وار ہی یہ عمر بحر ہستی مین
کہ بے ثبات سراسر یہ زندگانی ہی

قیام یہان کسی شئ کو نہین ہی اے خاکی
نہ بچپنا نہ بڑہاپا ہی نے جوانی ہی

قصیدہ

دلمین رہی جو عشق تو بس آپکا رہی
اور دل رہی تو آپ ہی کا مبتلا رہی

جنت کی راہ عاصیونکو خود بتائینگی
حضرت تو خضر راہ کی بھی رہنما رہی

دیکھا جو اونکو دیکھا خدا اور رسول کو
محشر مین یارب اونکا مجھی آسرا رہی

یاپیر مجھکو آسرا تھا یان بھی آپ کا
وہان بھی رہی تو آپ ہی کا آسرا رہی

یارب تو جنکو بخشا ہی از بہر مصطفےٰ
ہمراہ اونکی میری بھی عفو خطا رہی

جسوقت جان نکلیگی اس تن یار سی نبی
جاری زبان سی کلمہ ہو یا خدا رہی

مین شاہ کو سمجھتا نہین ہون گدائے غوث | دُنیا مین خاکی رہتا ہون جیسے گدا رہے

قصیدہ

محوِ لقائے یار ہوا آشنا ہوا | جو آشنا ہوا وہی نا آشنا ہوا
عین الیقین سے دیکھئے وحدت کا ہے ظہور | حق الیقین سے دیکھئے حق آئینہ ہوا
جسکو دیکھا کے جلوہ بنایا ہے بےنشان | محوِ لقا و بندہ جل و علا ہوا
نورِ محمدی نے بنایا ہے یہ دو جہان | جسکو ملا یہ بھید وہ سر آشنا ہوا
ہر دم خیالِ یار مین رہتا ہے جسکا دل | سمجھا جو احدیت کو وہ محوِ لقا ہوا
جس نے کہ نیست کر دیا ہے خودی کو بالیقین | اس راہِ معرفت مین وہی رہنما ہوا
خاکی قسم ہے حضرت خضر طریق کی | اوسکی بجز نہ کوئی میرا رہنما ہوا

قصیدہ جوہر انسانی

صابرونکی حق مین فرمایا خدا | بھید مین ہون عاشقون کا جا بجا
جو خدا کی راہ کا طالب ہوا | صاف قرآن مین ہے اوس کا ماجرا
پانچ جوہر خاص ہین اللہ کے | جانتے ہین عارفان باصفا

اور دشمن بھی ہین ان پانچونکی پانچ — یہان سمجھہ اور بوجھہ کا ہی راستا
یہ امانت خاص ہین سبحان کے — ہی عدوا نکے مقابل ہین کھڑا
ہی یہان اوسکا بیان بیحد مختصر — اسکو سنلو گوش دل سے اس جگہہ
رمز کے اشعار سنلو دوستو — ہو صفائی قلب کی جس کو عطا
علم پہلا اوسکا دشمن ہی غرور — جانتے ہین عارفان بیریا
بغض و کینہ کذب سے وہ پاک ہی — جسکے دلمین نور ایمان ہی بھرا
دوسرا بخشش کا دشمن بخل ہی — جو بچے اس سے تو ہی وہ بیخطا
تیسرا جو ہے عقل ای محترم — اوسکا دشمن ہی غضب غصہ سدا
چوتھا درجہ صبر کا ہی اسے ولی — اوسکا دشمن ہی طمع اے باصفا
پانچوان سچ بولنا حق جانکے — ہی مخالف کذب اوسکا خاکیا

قصیدہ ضرب المثل

جو فضل حق ہوا تو مجھے راستہ ملا — سب کچھہ ملا مجھے جو میرا رہنما ملا
اپنے کو نیست کردیا اوسکی تلاش مین — اس نیستی مین ہست کا مجھکو پتا ملا
ہی نوک تیر کی لگی ہوئی چشمان یار سے — جو کچھہ کہ مجھکو ملنا تھا وہ بر ملا ملا

دلسے خودی کی زنگ کو ہیلا ہی یارنے | دل آئینہ ہوا مجھے نور خدا ملا
مدت ہوئی تھی آپسے مطلق خبر نہ تھی | جب آپسے ملا تو رسول خدا ملا
دیدار یار آٹھ پہر ہی مجھے نصیب | شکر خدا کہ مجھکو مرا مدعا ملا
خاکی بھٹکتا پہرتا ہی کیون تو ادہر ادہر | خضر طریق مجھکو ملا رہنما ملا

قصیدہ

یارو عشق نبی مین مرجانا | نور ایمان سے دلکو بھر جانا
دل مین ہی بس یہہ کام کرجانا | عشق احمد مین رہ کے مرجانا
شرم آتی ہی اپنے عصیان سے | یا شفیع الورا کدھر جانا
شفیع کیوقت یا رسول کریم | نظر لطف مجھہ پہ کرجانا
ڈوب کر مصطفےٰ کی چاہ مین اب | دل یہہ کہتا ہی بس گذر جانا
جسکے دلمین نہین ہی عشق نبی | ہوگا اسکو سوے سقر جانا
بس تمنا یہی ہے خاکی کی | جا کے حضرت کے پاس مرجانا

قصیدہ

دل کی یہ آرزو ہے یا اللہ ۔ جلد پہنچا دے مجھکو بیت اللہ
جاؤن پھر وہان سے روضۂ اقدس ۔ یہی دلکی مراد ہے واللہ
کیجئے چلکر زیارت آنکھون سے ۔ ہے جہان حضرت رسول اللہ
اجر ہے لاکھ حج اکبر کا ۔ یہی عند الرسول عند اللہ
واہ واہ کیا فزا کی جا ہے وہ ۔ ہے سبھون کی زبان سے صلی علی
خوف دریا نہ خوف راہ مجھے ۔ گو نہ ہو خضر راہ میرے ہمراہ
خضر رہبر کے بھی خضر ہین یہ ۔ میرے مالک نبی رسول اللہ
دل تو کہتا ہے چل تو آنکھون سے ۔ ہے جہان حضرت رسول اللہ

قطعہ بند

حشر کے دن نظر نواز خاکی ۔ گو کہینگے ہر ایک معاذ اللہ
خوف میزان و پلصراط نہ کھ ۔ تیرے پلہ پہ ہین رسول اللہ

قصیدہ

بندہ ہون آپکا بدل و جان یا رسول ۔ ورد زبان ہے میری ہر آن یا رسول
عرش علا پہ جب شب معراج مین گئے ۔ رکھا خدا نے آپکو مہمان یا رسول
حامی سبھون کے آپ ہو محشر کی درمیان ۔ ناطق ہے اسپہ آیت قرآن یا رسول

بیشک وہ شبہ خاتم پیغمبران ہوئے
سب ملتجی ہین نوح و سلیمان یارسول

ہی التجا یہی کہ دم واپسین میرا
دنیا نہین خاتمہ ہو با یمان یارسول

یہہ التجا قبول ہو درگاہ فیض مین
مشکل کو میری کیجئے آسان یارسول

فیض عطا سی آپکے باہر نہین کوئی
ہی انبیا پر آپکا احسان یارسول

کیجئے رہائی یہہ عرض کرتا ہون آپسی
جرم گناہ سی ہو نہین پشیمان یارسول

خاکی غلام پر ہو عنایت کی ایک نظر
ہی اندنون بہت وہ پریشان یارسول

قصیدہ

کعبہ کا میری دلمین بہت عزم سفر ہی
نیت تو کیا ہون فقط اللہ پہ نظر ہی

جلد اپنی مجھے روضۂ انور پہ بلالو
یاد اوس در اقدس کی مجھی شام و سحر ہی

جاونگا یقین مجھکو ہی آرام سی وہانتک
جب آپ مدد دہ ہوین تو مجھکو خطر ہی

رکھہ ورد زبان نام خدا نام محمدؐ
آسان مجھے ایک پلمین وہ دریا کا سفر ہی

جز نام خدا نام محمدؐ نہین کچھ اور
توشہ ہی یہی اور یہی زاد سفر ہی

اوس روضۂ عالی کا تصور ہی شب و روز
ہر دم میری آنکھون مین وہی پیش نظر ہی

پہنچائیگا جس روز خدا مجھکو وہانتک
پھر دیکھنا وہ روضہ ہی اور خاکی کا سر ہی

قصیدہ

ہم اپنی جان شیرین خاک یثرب مین ملاتے ہین
محمدؐ کا تصور جس گھڑی آنکھون مین لاتے ہین

خدایا فضل سے اپنے مجھے جلوہ دکھا وہانکا
خوشی سے جا جہان جسجا گئے کافر وہ سینا ہین

الٰہی دے ہدایت مجھکو تو راہ مدینہ کی
تیری درگاہ مین ہم سب روز و شب سر کو جھکاتے ہین

بجز شغل خدا کے سب ہین اشغالونکا ذکر ہی ناحق
سوا کلمہ حق کے نہین کچھ لب پہ لاتے ہین

ہوئے ہین جو تمہارے عاشقین یا احمدؐ مرسل
وہ صدقے مین تمہارے میوۂ فردوس کھاتے ہین

فرشتونکی جلا کرتے ہین یہ جسجا آنیکو
محمدؐ اوسجگہ پہنچی ہوئی نعلین جاتے ہین

لگاتا پار بیڑے روز محشر بحر عصیان سے
تمہارے امتی یا احمدؐ مرسل کہاتے ہین

نکلتا ہی جس جانب کو زائر گر مدینہ کا
فرشتے شوق سے آکر وہان آنکھین بچھاتے ہین

دکھاوے اپنے مشتاقونکو شاہا روضہ اقدس
نہین ہے اشک کی جا خون آنکھون سے بہاتے ہین

ثنا احمدؐ مرسل زبان سے کیا رقم ہووے
فرشتے عرش اعظم کی وہان سر کو جھکاتے ہین

دم آخر بھلا کیا خوف ہو کیا خاکی کو شیطان سے
سنا ہے نزع مین خیر الوریٰ کلمہ پڑھاتے ہین

قصیدہ

عشق کا جب ولولہ ہونے لگا
دیکھہ کر ہر ایک مجھے رونے لگا

آتش فرقت جلاتی ہے مجھے
دلمین شور کا دمبدم ہونے لگا

عشق احمدؐ نے کیا یہانتک نزار
آنسوؤنسے منہہ کو مین دہونے لگا

جب کیا مینے تصور آپ کا
داغ حسرت اور سوا ہونے لگا

یا محمدؐ اشتیاق وصل مین
ہر کوئی فرقت مین جی کہونے لگا

لو محمدؐ مصطفے امیری خبر
بندہ بیدام و درم ہونے لگا

اب مدینہ چل یہان سے خاکی
یون تو اپنی عمر کیون کہونے لگا

قصیدہ

دکہلادے مجھے روضہ مولا مدینہ
یارب مین بہت دور ہون شیدائے مدینہ

کیونکر نہو انسانکو تو لائے مدینہ
ہے دلمین فرشتونکے تمنائے مدینہ

تڑپا یا بہت عشق نبی نے مجھے ایسا
جیسے کہ میرے سرمین ہے سودائے مدینہ

واللہ نہ کیونکر ہو وہ دن عید کا شب
پہنچینگے جو اوسدن سو مولائے مدینہ

یارب مجھے لیچل تو سوے روضہ انور
دکہلادے تو وہ جا مصطفائے مدینہ

واللہ مین کچھہ کہہ نہین سکتا ہون زبان سے
پرنور ہے کیا کیا ہی زیبائے مدینہ

خاکی یقین دل سے سمجھلے جو بیخوف　　　خامی ہے تیرے واسطے مولائے مدینہ

قصیدہ

ہے وہ ہر شئے مین کچھ جدائی نہین　　　علم حق الیقین چھپائی نہین

کسکو بولون کسے کہون اے دل　　　راہ حق پر کوئی فدائی نہین

جسکے شیدا ہوا ہون مین او نیز　　　سوجھتا کچھ بھلا برائی نہین

اونکے قدمونکی خاک ہے اکسیر　　　ایسی دنیا مین کیمیائی نہین

عین کثرت مین دیکھئے وحدت　　　بالیقین دید ہے جدائی نہین

ہے جو اثبات شغل عینیت　　　حال ایک رنگ ہے جدائی نہین

خاکی روز ازل سے ہے شیدا　　　ایسا کامل اوسے ملا ہی نہین

قصیدہ

نظر مین ایک نظر ہے اوسمین روئے یار جانی ہے　　　لقائے نور احمد عین خفی رازدانی ہے

منور ہے مکان میرا اوسی نور تجلی سے　　　بسا جبسے مرے دل مین خیال یار جانی ہے

ہمیشہ سے برابر رہتا نقشہ روئے جانان کا　　　وہی معراج ہے مجھکو جو سیر لامکانی ہے

مجھی لگا ہی ہر دم دید باز یکا بحمد اللہ
خباب حضرت موسی سی ہو گی لن ترانی ہی

عجب کچھ سیر ہی واقف عجب کچھ رمز ہے کامل
یہ نکتہ عارف فانی ہی یہ رمز یار جانی ہی

خدا پر جو کہ شیدا ہی وہ شیدا ہی محمدؐ کا
فنا فی الشیخ سی حاصل ہی عین معانی ہی

کنایہ نحن واقرب کا سمجھ لی دل مین اے خاکی
ردائے میم احمدؐ مین احد کی سب معانی ہی

قصیدہ

حق پرستی کا جو سودا ہو گیا
آپ اپنا مین تماشا ہو گیا

کیا تھا مین کس چیز سی کیا ہو گیا
جز سی کل قطرہ سے دریا ہو گیا

دین کی خواہش نہ دنیا کی ہوس
حال کچھ اپنا نرالا ہو گیا

کھو گیا ہون راہ مین اوس یار کے
پھر نہین معلوم مین کیا ہو گیا

ہی جو یون آٹھون پہر معانی کی دید
آپ مین محوے تماشا ہو گیا

جبسی دل مین نقش ہی تصویر یار
اور ہی کچھ سیر انقشا ہو گیا

بار عصیان سی کرو جلدی رہا
پانی یہ سر پہ بوجھا ہو گیا

ہی غلام ادنی جو خاکی یار سول
ابتو رتبہ اوس کا اعلا ہو گیا

قصیدہ

ذات خدا بقا ہی بقا کو فنا نہین
دار الفنا فنا ہی فنا کو بقا نہین

رکھ دل کے آئینہ کو کدورت سے تو صفا
ارباب باصفا کا مقولہ سنا نہین

اوسکا ظہور دیکھہ تو کون و مکان مین ہے
اللہ ہی کیا بیان ہے تجھے کچھ سوجھتا نہین

کثرت کو دلسی ہو لجا عین الیقین مین آ
کیا وحدت الوجود کا مسئلہ سنا نہین

مست الست رکھتی ہین کب فکر کم کا ہم
مطلوب کے سیوا اونہین کچھ مشغلہ نہین

جبسی فنا کی کشتی مین بیٹھے ہوے ہین ہم
دلکو یقین کلی ہی اسکو بقا نہین

خاکی ہین کیون نہ سیر کرین دور دور کی
ہمراہ میرے کیا خضر رہنما نہین

قصیدہ

توہی ہر ذرہ مین نہان ہے
مین ہون مجبور تو مختار جہان ہے

زمان سے اور مکان سے پاک ہی تو
نہان ہی تو مگر ہر جا عیان ہے

عجب کچھ معرفت کی ہی حقیقت
طریقت کی تیری سیدا شان ہے

تو ہی شخص مین ہون عکس تیرا
جدا تجھ سی نہین تو جان جان ہے

کہلا علم لدنی کا اشارا
توہی موجود باقی بے نشان ہے

توہی ظاہر تو ہی ناظر ہی سب جا
توہی حاضر ہی غایب بخشان ہے

وہی سمجھیگا خاکی تیرا نکتہ | جو بحر معرفت کا رازدان ہے

قصیدہ حواس الخمسہ

ہی مجموعہ طریقت کا بیان | اسطرح کہتے ہین سارے عارفان
پانچ اشیا سے مرکب ہی جہان | کان دہی کر اسکو سنئے دوستان
عقل کے پر جلتے ہین اسجاے ہے | ہی حواس خمسہ کا سارا بیان
باصرہ کی جسکو حاصل دید ہو | ہی نظر مین اوسکے حال لامکان
سامعہ کی جسکو قوت ہو نصیب | وہ سنے سرمد کی صوت بے زبان
شامہ کی بوسے جو آگاہ ہے | اوسکو بوے معرفت ہے ہر زمان
چاشنی سے ذائقہ کی رکھ خبر | ہی حقیقت کا مزا اوسمین نہان
یار کے جب ہاتھ سے ملجاے ہاتھ | لامثلہ کا حال جب ہوگا عیان
روز و شب اوس یار کی دیدار مین | لاتعین رہتے ہین سب عارفان
ہی یہ خاکی کی دعا ہر روز و شب | ہوے حاصل مجھکو دید لامکان

قصیدہ ضرب المثل

خاکی مین ہون غلام بس اوس بادشاہ کا
عرش برین پہ ہی سیر اگوشہ کلاہ کا

کیا پوچھتی ہو رتبہ میرے عزو جاہ کا
ہون امتی جناب رسالت پناہ کا

بحر کرم سی اپنی مٹادی تو آیات قلم
دفتر ہی میرے سر پہ الٰہی گناہ کا

دیکھون کبھی نہ تخت سلیمان کو خوابمین
ہون مانگتا فقیر مین اوس بادشاہ کا

ذکر خفی سی اور جلی سے نہین ہی کام
راہ سلوک مین ہی قدم اہل جاہ کا

کھویگا جب وہ آپ کو پائیگا کچھ وہی
سالک ہی بھید جانتا ہی ایسی راہ کا

خاکی تم اپنا تودہ دل لیس کر رکھو
مارا ہوا ہون یار کے تیر نگاہ کا

قصیدہ

چل کے آنکھون سی مین صحرا مدینہ کے دیکھون
دلمین ہی روضہ مولا مدینہ کے دیکھون

التجا اتنی ہی حاصل مین یا رب کر کے
جان دیدون مین اگر جا مدینہ کے دیکھون

پاؤن پھیلاتا ہی اب ولولہ جوش جنون
پھر کے سب مسکن قبا و احد مدینہ کے دیکھون

خمس الاوقات مناجات یہی ہی بخدا
ہند سی جا کے مین صحرا مدینہ کے دیکھون

اب ہی اٹھ پہر مجھکو تصور ہی کہین
صورت روضہ زیبا مدینہ کے دیکھون

چاک اب کر کے گریبان قبا ہا تو نثر
دامن دشت مصفا مدینہ کے دیکھون

عرض خاکی کی ہی درگاہ خدا مین دم	روضۂ اقدس ہو کا مدینہ دیکھون

قصیدہ

بر مین دل کیسا تلملاتا ہے	عشق تیرا بہت جلاتا ہے
جس ہو حد کو یا یاد یو ا نہ	احدیت مین اوسے بلاتا ہی
کر دے ای شعلہ خو مجھی آزاد	آتش غم مین کیون جلاتا ہی
بس کرا ے دور آسمان بس کر	زہر بھر بھر کے کیون پلاتا ہی
مجھکو کر کے جہانسے بیگانہ	یاد اپنی سبہی دلاتا ہے
دل تو حیرت مین تھا یہ کثرت سے	سوی وحدت مجھے بلاتا ہی
یاد مین جسکو صبح و شام رکھا	اوسکو اپنے سے پھر بھلاتا ہی
خضر سے ہم کبھی نہ چاہین گے	گر وہ آب بقا پلاتا ہے
اپنے صاحبکو بھول مت خاکی	گر تجھے خاک مین ملاتا ہے

قصیدہ

ہی یہ دل مشتاق طلب گار مدینہ	کر جلد خدایا مجھے زوار مدینہ

سوی رہ مقصود پہنچ جاؤنگا دم مین
ہی یار مرا قافلہ سالار مدینہ

لیجاؤن یہ حسرت نہ پس مرگ خدایا
ہو زیست مین حاصل مجھی دیدار مدینہ

ہی دلمین تمنا ہی ای شاہ دو عالم
دیکھلائی الطاف سے گلزار مدینہ

ہر لحظہ اسی فکر مین رہتا ہون خدایا
ہو ہاتھ میرے دامن سردار مدینہ

دیکھون نہ کبھی کوچہ فردوس کو پھر کر
آجائے نظر مجھکو جو بازار مدینہ

مدت سی تمنا ہی یہ خاکی کی خدایا
دیکھلادے تو مجھکو در دیوار مدینہ

قصیدہ

گر عدم آپ کو تو نار کرے فنا ہو کر
بیٹھ جا کوئی جگہ سایۂ عنقا ہو کر

کیا تھا مین کیا ہوا اور آہ کیا کیا مین ہوا
دریا سی قطرہ ہوا قطرہ سے دریا ہو کر

خاکساری نے اوٹھا دیا سر ہمکو
خاک مین ملگئے ہم نقش کف پا ہو کر

دیکھتا ہی جو طلسمات جہان تو اے دل
آئینہ بن تو کدورت سے مصفا ہو کر

عشق جب حد سے بڑھا حضرت مجنون کا حضور
دیکھا آپ اپنے کو خود صورت لیلی ہو کر

غم فرقت مین وہ طوفان اوٹھا اشکون کا
رہگیا مین بھی حباب لب دریا ہو کر

ایکدن گل کی طرح ہمنہ خزان آئیگی
خاکی اوڑ جائیگا اس باغ سے پتا ہو کر

قصیدہ

ہات خالی جا رہا ہون مین خدا کے سامنے
آبرو رکھنا خدایا مصطفے کے سامنے

بحر رحمت وہ ہین اور مین قطرۂ ناچیز ہون
کیا فقیرونکا ہے رتبہ اغنیا کے سامنے

آب حیوان پر کبھی جھوٹون نہ تھوکون آئے
جاؤنگا جسدم حسین ماہ لقا کے سامنے

عرض یہ جا کر کرونگا دیجئے کوثر کا جام
تشنہ آیا ہون نشہ کرب و بلا کے سامنے

عزت اور حرمت میری رکھنا الہی روز حشر
مالک ہر دوسرا غوث الورا کے سامنے

بحر عصیان مین ہے میری کشتیٔ عمر روان
پار کر پھر خدا اس التجا کے سامنے

دست بستہ عرض کر خاکی حضور دلیون لیے
آبرو رکھنا خدایا مصطفے کے سامنے

قصیدہ

کیا مرتبہ پاک رسول عربی ہے
جس شان کی یہ ہین نہوا کوئی نبی ہے

باطن مین احد ظاہر انشھور ہین احمدؐ
اس احمدؐ بے میم مین کیا بوالعجبی ہے

کر جلد تو اے بحر نبوت مجھے سیراب
لب خشک ہین اور چشم ہین تر تشنہ لبی ہے

کیا نام ہے اصل علی نام محمدؐ
کیا نام مقدس ہے عجب خوش لقبی ہے

جبرئیل امین غاشیہ بردار ہی جنکا | وہ فخر نبی یعنی رسول عربی ہے
فی الجملہ تعلق سی اگر اپنے کو یارو | ہان سگ سی بھی نسبت دیوان بی ادبی ہے
یہ خاکی بیمار گنھگار کو دے جلد | خاک در اطہر کا یہ درمان طلبی ہے

قصیدہ

تو سر وحدت دیکھا کی یارب کیا ہی بیگانہ مجھسی مجھکو
ہی توہی وحدت ہی توہی کثرت ہی توہی سا جہانکا ہی بیگانگی
یہ تیری حکمت یہ تیری قدرت یہ تیری طاقت یہ تیری جرات
توہی ہی اول توہی آخر توہی ظاہر ہے توہی باطن ہے
ہی توہی مجنون توہی لیلی ہے توہی یوسف توہی زلیخا ہے
توہی ہی مولا توہی رہبر ہے توہی بندہ توہی صاحب ہے
توہی ہے ساقی توہی صراحی توہی خم ہے توہی مینا ہی

تو شکل احمدؐ بنا کی بس اب کیا ہی بیگانہ مجھسی مجھکو
ظہور اپنا دیکھا کی ہر ڈب کیا ہی بیگانہ مجھسی مجھکو
بنا کی یک کن مین یہ جہان سب کیا ہی بیگانہ مجھسی مجھکو
عروج اپنا دکھا کی تو سب کیا ہی بیگانہ مجھسی مجھکو
ہی توہی مونس سبھونکا یارب کیا ہی بیگانہ مجھسی مجھکو
جہان مین لا کر الٰہی تم اب کیا ہی بیگانہ مجھسی مجھکو
حواس خاکی بجا نہین اب کیا ہی بیگانہ مجھسی مجھکو

قصیدہ

خدا کی جو کہ طاعت ہے وہ طاعت مصطفی کی ہی | جو رحمت مصطفی کی ہی وہ بخشش مرتضی کی ہی

موحد ہو نہین قابل احدیت کا ان ہو دل و جانسے
برا ہو تون کسے ایدل اگر امت مصطفیٰ کی ہی

یہی ارشاد عارف ہی ہمیشہ شغل مین اوسکے
خودی رکھکر خدا کہنا یہ عادت بیوفا کی ہی

ہوا جب محو نظارہ تو دیکھا سیر لاہوتی
نشان ملتا نہین ہمسے یہ تلقین رہنما کی ہی

ہمیشہ بحر وحدت کا خدائی ناخدا آپ ہی
کہ کشتی چلتی ہی ایک حال پر قدرت خدا کی ہی

مآل کار حاصل ہو گیا ہے ابتدائی مین
بدولت مرشد کامل کہ دولت انتہا کی ہی

جدا رہتا نہین ہون یار سے نظر وا نسے خاکی
توجہ رہنما کی ہے توجہ رہنما کی ہی

قصیدہ

جو عاشق ہین محمد مصطفیٰ کے
وہ پیرو ہین ہماری رہنما کے

ہی دلپر نقش اونکی نقش پا کا
کوئی نقشہ کو دیکھے سیر آ کے

وہ اپنی نقد جان پر کھیلتے ہین
دئے دل ہاتھ مین جس رہنما کے

بڑی محنت سی ہاتھ آئی یہ دولت
تصدق سے شہ ہر دوسرا کے

خبرداری سے ہوشیاری سے رکھنا
ذرا ایدل یہ دولت کو بچا کے

فنا سمجھی اگر دار الفنا کو
تو رستے صاف ہین دار البقا کے

میسر دید ہی ہر لحظہ ہر پل
تصدق سے ہمارے رہنما کے

شریعت ہی حقیقت مین بہت خوب
سمجھہ پر معرفت کو دل لگا کے

یہی ارشاد ہی مرشد کا ہمیرے
طریقت مین قدم رکھنا جما کے

گیا دنیا سے داغ عشق لیکر
گیا بخت اپنا روشن دل جلا کے

ہی سید پیر پیر و مرشد
قدم کو چوم خاکی وقت پا کے

قصیدہ

یہہ محبوب الہ ہی غوث اعظم
یہہ جان مصطفی ہی غوث اعظم

تھے ختم المرسلین حضرت محمدؐ
یہہ ختم الاولیا ہی غوث اعظم

وہ مردونکو جلاے یکدم مین
عجب نام خدا ہے غوث اعظم

نہ دنیا کا ہی ڈر نے خوف محشر
شفیع دوسرا ہے غوث اعظم

فرشتے اونکے آگے دم نہ مارے
وہ اسرار خدا ہے غوث اعظم

نہین ہے غرض ای حضرت خضر
ہمارا رہنما ہی غوث اعظم

یہی ہے مرتبہ عین الیقین کا
خدا ہی مصطفی ہی غوث اعظم

دم آخر زبان سے نکلے یارب
ہمارا پیشوا ہے غوث اعظم

مجھے محشر مین بس کافی ہی خاکی
محمدؐ ہے خدا ہے غوث اعظم

قصیدہ

روئے نبی دیکھادو اے پیر دستگیر — شیدا مجھے بنادو اے پیر دستگیر

عشق نبی میں دل ہے اسیر دم ہے گداز — دل شمع سان بنادو اے پیر دستگیر

مدت سے جان بلب ہوں تصور میں آپکے — چہرہ مجھے دیکھادو اے پیر دستگیر

ہیں لامکان کی سیر کرون آرزو یہ ہے — کوچہ میں دلکی جادو اے پیر دستگیر

محشر میں ہاتھ رکھ کے برائے خدا مجھے — سوئے نبی چلادو اے پیر دستگیر

شکر خدا کہ آپکا بندہ میں ہو گیا — مقصد سبھی دلادو اے پیر دستگیر

خاکی کی عرض یہ ہے کہ میدان حشر میں — زیر لوا بٹھادو اے پیر دستگیر

قصیدہ

ای میرے محبوب سبحان تم پہ قربان جان ہے — جان کیا ایمان اپنا ہی ایمان ہے

فیض ہے کونین میں یون آپکا ایسا محیط — آپکے در کا گدا ادنا ہر اک سلطان ہے

سیکڑون مردہ کئے زندہ مسیحائے زمان — آپکی ٹھوکر میں کیا اعجاز کیا شان ہے

جو ثنا اونکی کرے راضی ہے اوس سے خدا — مرحبا نام مقدس کی عجب شان ہے

ہی وسیلہ عاصیونکا غوث اعظم دستگیر — اون سوا کون ہمکا نہین کون پشتی بان ہی
حشر مین ظل لیوا ہو ہمپہ حضرت آپکا — بس یہی ارمان ہی ارمان ہی
التجا خاکی کی ہی آپ سی روز جزا — نار دوزخ سی بچا لیجئی بڑا احسان ہی

قصیدہ

نور چشم مصطفی ہین حضرت پیران پیر — خاص محبوب خدا ہین حضرت پیران پیر
ای محبود الستی تابع اس گھرانیکے رہو — پیشوای اولیا ہین حضرت پیران پیر
خود خدا عاشق ہوا ہی دیکھ حضرتکا جمال — کیا سراپا پر ضیا ہین حضرت پیران پیر
ہون غلامونکی اونہی کی دلسی اپنی ہین نثار — بادشاہ اتقیا ہین حضرت پیران پیر
سی صد و سنہ سال کی مردہ جلا گئے آپنے — آپ بھی عیسی نما ہین حضرت پیران پیر
سیکڑون مردہ چھڑای ہین عذاب قبر سی — شافع و مشکل کشا ہین حضرت پیران پیر
دوستو خاکی نہ کیون کہلای بس اونکا غلام — مالک ہر دو سرا ہین حضرت پیران پیر

کرامات حضرت جناب غوث الثقلین محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ

مرحبا ای سرور غوث الورا | مرحبا ای تاجدار اولیا
مرحبا اے معدن سر اله | مرحبا اے علم توحید خدا
مرحبا اے معنی ملک بقا | مرحبا اے منبع جود و سخا
مرحبا ای شان عین مصطفے | فیض ہی دونو جہانمین آپکا
معتبر لکھتا ہی راوی یہ خبر | کان دہر کر سن اسی آئے نامور
کی اقامت آپ نے گیلان مین | شہرہ ہر ہر گہر ہوا ہر آنمین
جنکے دلمین تھا محبت کا اثر | آگئے حضرت کے وہ دہلیز پر
تھے کرامات کا سنو ہی ماجرا | جنکے سننے سی بنے دل آئینہ
ادنی اعلی جو کہ تھی وان خاص و عام | بنگئے تھی خاص حضرت کے غلام
اور عوام الناس بھی وان آئے تھے | فیض حق سے سینہ پاتے تھے
اب سنو ہی ذکر ایک درویش کا | نام حضرت کا کسی سی تھا سنا
تھا کسی جانب مین وہ فرخندہ فال | رہتا تھا اوس ملک مین باخستہ حال
اوسکا تھا ایسا عقیدہ مرحبا | نام حضرت سنتے ہی تھا کانپتا
گر کبھی کوئی کرامت آپ کی | دل سی قربان ہوکے کہتا تھا صحیح
دلمین تو الفت بھری تھی غوث کی | گر نکالے نام حضرت کا کوئی

یاس و حسرت سے وہ روتا تھا فقیر
تم ہو داتا اور میں ہوں یاں ای دستگیر
انتظارِ شوق تا کے ای حبیب
بس یہ کہکر شہر سے راہی ہوا
شوق میں حضرت کے یوں وہ کہتا تھا
راہ طے کی بس یہی کہتا ہوا
شکریہ حق کا کیا وہ نیک خو
الغرض وہ رفتہ رفتہ نا سور
دیکھا جب اصطبل حضرت غوث کا
میخیں چاندی سونے کی تھی آنکا
اب سنو احوال اوس درویش کا
یعنے میں سمجھا تھا لیس ہیں یہ فقیر
اس خیال خام میں تھا مبتلا
بس اوسیدم دہا سے وہ واپس ہوا
اب سنو اوس شخص کا یہ ماجرا

بس یہی کہتا تھا خبر لو دستگیر
ہیں شہنشاہ آپ اور میں ہوں فقیر
لطف کن بر حال این مسکین غریب
یا سمین فیتنگے وہ روتا چلا
یا الٰہی جلد قدموں سے لگا
بعد مدت شہر میں داخل ہوا
لطفِ حق سے پہنچا جب بغداد کو
جا کے پہنچا غوث کے دہلیز پر
سیکڑوں گھوڑے بندھے ہیں اوس جگہ
اور زنجیریں طلائی بے شمار
دل میں کچھ ایک وسوسہ پیدا ہوا
یہ تو ہیں سارے امیروں کے امیر
وسوسہ ڈالا ہوا شیطان کا
جا کے ایک مسجد کے اندر پڑ رہا
ایک بیک بیمار بد تر ہو گیا

ایک موذن تھا اوسی مسجد کا بس | دیکھکر کہنے لگا ای خوش نفس
کون ہی تو کس لیئے ہی زار زار | کہہ ہی حال اپنا مجھی ای بیقرار
یون کہا درویش مین بیمار ہون | عارضہ عاید ہی مہلک کیا کہون
بس یہہ سنکر وہ موذن خوش نصیب | لیگیا درویش کو پیش طبیب
دیکھکر اوسکو طبیب باوفا | صاف صاف اسطرح سی کہنے لگا
اسکی بیماری ہی کچھ ایسی عجیب | ہوگیا ہی یہہ تو مرنیکے قریب
الغرض اوسنے تو یہہ تجویز کی | ہو فلانے رنگ کا اسپ سپہی
کو بکو دوڑین پہرین سب جابجا | ہو نجس لیکن ایسی اسپ کا
جب ملے اس رنگ کا گھوڑا اگر | ذبح کرنا اوسکو اسی والا گہر
غسل کرنا خون سی اوسکے اسی | تب شفا پائیگا یہہ اس درد سے
اور غذا مین دینا اوس گھوڑیکا دل | ورنہ نہین تو ہو ویگا یہ مضمحل
الغرض ڈھونڈھے بہت سب جابجا | غوث کے اصطبل مین پایا بتا
اوسکے جانب سی موذن خوشخصال | عرض کی دست بستہ حضرتسی یہہ حال
ہون در دولت پہ آیا اسلئے | آپکے اصطبل سے گھوڑا ملے
ایک بیمار اب قریب المرگ ہی | وہ بہت ابے توشہ و بے برگ ہی

غوثؓ نے سنکر یہ اوسکا ماجرا
ایک ہی بیمار مسجد مین غریب
جلد جا اون دونونکو یہانتک لائے
آئے دونون اور مشرف بھی ہو
سنکے فرمانے ولی ذو الجلال
لایق بیمار جو گھوڑا ملے
صرفِ بیماری ہو گھوڑے تمام
فضل حق سے وہ مریض بے نوا
پاگیا حضرت کے صدقے سے شفا
جتنا اسبابِ طلائی گھوڑونکا
لے لے یہہ سب تجھکو بخشا اے طبیب
پھر یہہ فرمانے جناب غوثؓ نے
شہر اپنا اور بستی چھوڑکر
خاص تو آیا تھا میری واسطے
جب کیا میرے طویلہ پر نظر

ایک خادم کو بلایا اور کہا
اور اوسکے پاس بیٹھا ہی طبیب
دیکھو یہ من کس درد مین ہی مبتلا
اور اپنا حال جو جو تھا کہے
جا طویلہ مین طبیب نیک فال
مین نے رخصت دی فراغت سے لے تو
ہوگیا اصطبل خالی والسلام
اپنی بیماری سے وہ اچھا ہوا
غسل صحت کرکے وہ حاضر ہوا
روبرو حضرت نے منگوا کر کہا
اوج پر چکے ہین اب تیری نصیب
خرمی کے ساتھ اوس بیمار سی
کیلئے آیا یہان اے باخبر
دل نے تیرے وسوسی پیدا کیئے
ہی کیا پیدا تیرے دل مین خطر

پھر نہیں تو جانتا تھا اے غریب   ہو گئی وارد تجھکو بیماری عجیب

وسوسے نے تیری تجھکو اے جوان   کر دیا بیمار و زار و ناتوان

میں نہ دیتا اپنی گھوڑی گر کبھی   تیری بیماری نہیں جاتی کبھی

ہو گئے جب بیمار یاں آیا ہے تو   میری گھوڑی نے شفا پایا ہے تو

جب سنی کچھ بات حضرت سے فقیر   ہو لیا دلسے غلامی میں اسیر

صدقے سے محبوب کے کامل ہوا   دوستوں میں خلفے کے داخل ہوا

از طفیل حضرت خیر الانام   ختم کر خاکی یہ قصہ والسلام

قصیدہ

میں اسی ہوں تمہارا یا محی الدین پیر   اب نہیں تم بن ہمارا یا محی الدین پیر

تم خدا کی ہو خدا بیشک تمہارا ہے جناب   میں تمہارا ہوں تمہارا یا محی الدین پیر

میں اسیر بلا ہوں بحر کی گرداب میں   لو بچا مجھکو خدارا یا محی الدین پیر

روضہ اقدس پہ بلوا لو مجھے بہر خدا   بھر رہا ہوں دم تمہارا یا محی الدین پیر

میں ہوں ڈوبا معصیت کے بحر کی گرداب میں   لو دو مجھکو اب کنارا یا محی الدین پیر

روز محشر بخشوانا تم ہمیں روز جزا   تم وسیلہ ہو ہمارا یا محی الدین پیر

چھوڑ کر در ہر کو خاکی کدھر جائے کہاں
خاک کیا ہے وہ تمہارا یا محی الدین پیرا

قصیدہ

محبوب دلکو نثار کرکے جناب غوث الوریٰ کو دیکھو
یقین کلی ہے تمکو حاصل تو دل مین انکی خدا کو دیکھو

احد و احمد ہے دو نو یکسا جو پردہ درمیم کا ہے اُٹھا
جو اونکو جانا خدا کو جانا یہ سر جل و علا کو دیکھو

ہے واحد یکتا ہمیشہ شامل وہ فضل مولا اسی مین ملتا
موحدو نے یہی کہونگا یہ میری فکر رسا کو دیکھو

ہے سارا کون و مکان مین جلوہ تجلی ذات ہے حق تعالیٰ
فنا کو دیکھو بقا کو دیکھو بقا کو دیکھو فنا کو دیکھو

ہے عین دریا احد یقین جو از فیض ہے ایک قطرہ
لحاظ کثرت ذرا اوٹھا کے دوئی کا جھگڑا مٹا کے دیکھو

وجود وحدت شہود مطلق ہے شکل آدم مین سب ہویدا
اگر ہے چشم بصیرت اپنی تو سلو درا تو تم آنکھہ اوٹھا کے دیکھو

جناب خاکی سمجھہ سمجھہ کے چلو تم اس راہ معرفت مین
ظہور مرشد شہود رب ہے نہان ہے تم اسکو دیکھو

قصیدہ

روز نو افزا جلی ہین غوث الوریٰ بغداد مین
دیکھا ہے خورشید ہے نور خدا بغداد مین

حل مشکل کیلئے کس سے کرون مین التجا
تم بجز اب کون ہے مشکل کشا بغداد مین

نور اقدس سے منور ہے ہر ایک دیوار و در
واہ واہ کیا نور ہے صل علی بغداد مین

مدتونسے ہے تمنائے دلی یہ میری پیر — ایک دن بلوائیے مجھکو بھلا بغداد مین

ہون ازل سے آپکا یا غوث اعظم مین مرید — تم بسلوار کہتا ہمین ہون دو بسر بغداد مین

گر نہ سمجھون جنت الماویٰ سے ای سلطان دین — ہاتھ آجائے اگر تھوڑی سی جا بغداد مین

کیجئے ارشاد کچھ توفیق باطن سے مجھے — آرزو خاکی کی ہے یہہ مدعا بغداد مین

قصیدہ

دیوانہ ہون مین دلسے جناب امیر کا — مسکن نکیون نجف ہو بھلا اس فقیر کا

حاصل نکیون ہو ثروت دارین لا کلام — ورد زبان جو نام رہے دستگیر کا

رکھے جو بغض آپسے یکبار عمر مین — یا پیر کب ہے بندہ وہ رب قدیر کا

مشہور ہین جہان مین کرامات آپکی — نکلے ہے تمسے کام صغیر و کبیر کا

مرشد وہی ہے پیر وہی ہے وہی فقیر — جو ہو گیا مرید شہ بے نظیر کا

کچھ خوف موتکا ہے نہ ہے نزعکا خیال — جاری زبان پہ ذکر ہے پیران پیر کا

خاکی کی یہہ دعا ہے خدایا بروز حشر — دامن ہو میرے ہاتھ مین پیران پیر کا

قصیدہ

کیجئے مجھ پر نگاہ لطف یا پیران پیر
مین گدا ہون آپکی در کا ہمیشہ دستگیر

تھی بہت مدت سے میری التجا یہ آپسے
تا رہو مین آستان پاک کا بنکر فقیر

ہے خدا عاشق تمہارا آپ ہو محبوب رب
کیون نہ معشوق خدا کہلائین ہم یا دستگیر

آپ ہادی ہین ہمارے معصیت کے باب مین
روز محشر بخشوا لینا مجھے یا دستگیر

عاصیونکی رہنما اور پیشوا پیرونکی ہو
اسلئے سب آپکو کہتے ہین بس پیران پیر

راہ کج سے تم لگا دیتے ہو راہ راست پر
رہنمای خضر ہین تم آجکل پیران پیر

ناز سے مصرعہ یہی پڑھتا ہے خاکی مدام
گر نظر بخشش کی ہے حال پر اے دستگیر

کرامات جناب حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی رضی اللہ تعالی عنہ

مرحبا اے اولیائے اولین
مرحبا ای اولیائے آخرین

مرحبا اے رحمت للعالمین
مرحبا ای رہنمائے سالکین

مرحبا اے واقف اسرار دین
مرحبا ای عالم علم الیقین

مرحبا اے شاہ عالی اقتدار
مرحبا شاہنشہ و الاتبار

راویان صدق سی مذکور ہی — جسکی سننی سی ہو دل مسرور ہی

دل مین ٹھہری بات اب یہ میرے ہی — لکھہ تو اے خاکی کرامت ایک ہی

ہی کرامت غوث کی اے دوستو — گوش دل سی تم ذرا اسکو سنو

موجب رحمت سمجھکر مومنان — کرتا ہون مین اس روایت کو بیان

ہی کہان میری زبان جو اسقدر — وصف تک اونکا لکھون گر مختصر

معتبر لکھتا ہی راوی خوشخصال — غور سی سنلین ذرا حضرت کا حال

راوی لکھتا ہی کرامت آپ کی — کان دھر کر اب سنو اسکو سبھی

یہہ تصرف کا بیان ہی دوستو — باادب ہو کر ذرا اسکو سنو

یون تو ظاہر ہی سبھو پر واقعی — جسکو چاہی کر دئی پل مین غنی

ہو گئی جسپر توجہہ غوث کی — فضل حق سی ہو گیا وہ بھی ولی

تا قیامت مین کرون اونکا بیان — ایک ذرہ بھی نہو اے مومنان

بیٹھے تھی حضرت مکا مین ایکدن — آگئی وہان دفعتًا ایک پیرزن

عرض کی یا غوث رب ذو المنن — مین چلی آئی ہون اسجاد لشکن

ایک ہی فرزند میرا نونہال — ہی تعشق آپکا اوسکو کمال

آرزو اوسکو ہی حضرت کی بڑی — دمبدم کہتا ہی مجھسی ہر گھڑی

اسغرض سے لائی ہوئیں اب آپ کے
وہ توجہ یا پیر رشید آپکا
آیا ہے پیاسا غلامی کیلئے
ہیں پریشان تھی بہت اسکے سبب
الغرض وہ پیرزن نیکو اساس
واہ کیا تقدیر اوس فرزند کی
کرتے کرتے خدمت غوث الوریٰ
پھر توجہ آپنے اکبار کی
بس کئی دن بعد پھر غوث الوریٰ
ذکر قلبی اپنا محبوب خدا
پیرزن نے دیکھی اکدن اوسکو آ
ہوکے مضطر پوچھی یوں فرزند سے
وہ کہا کیا پوچھتی ہے ماں میری
شکریہ حضرتکا کرتا ہوں بڑا
اسکے آگے پوچھیئے مت تو اب مجھے

کچھ توجہ آپ اسپر کیجئے
کیجئے اسپر کرم کی ایک نگاہ
کیجئے سیراب اسکو سمجھئے
اب گیا دل سے میرے رنج و تعب
چھوڑدی فرزند کو حضرتکے پاس
شاہ کی خدمت اوسے حاصل ہوئی
ہوگیا تھا ذات خالق میں فنا
ہر تنِ مو سے خودی جاتی رہی
کی ولایت اوسکو یکدم میں عطا
یک بیک سینہ میں اوسکے بھر دیا
جسم لاغر اوسکا کانٹا سا بنا
کیا سبب ہے حال ایسا کیلئے
کیا بتاؤں حال تجھکو اس گھڑی
حل ہوا اکدم میں میرا مدعا
مجھکو میرے حال پر تو چھوڑ دے

مجھکو ہی دولت یہی صبح و مسا
مین تو ہون سیراب جسمسے کہین
فوق ہی الوان نعمت پر اوسی
وہ ضعیفہ سنکے یہہ سب ماجرا
مین نہین تکلیف اسکو دی کبھی
ناتوان فرزند کو اب پائی ہون
ای میرے محبوب اے جانِ جہان
ہی بھروسہ آپکا مجھکو یقین
اسلئے ہی التجا یہہ آپ سے
جب تناول آپ فرماوین طعام
تا رہی مسرور میرا یہہ جگر
مجھکو ہی آرزو ای پیر پیر
پیرنے اوسوقتین بھیجی تھی دان
حال اپنا کہکی پھر پایا سرور
گوشت دسترخوان پر تھا مرغکا

جو کہ ہون حضرتکی مین بنتِ نگاہ
راتدن کہاتا ہو نہین نان جوین
اس سے بڑھکر کیا بتاون مین تجھے
عرض کی جاکرکے یا غوث الورا
جیسا چاہا اوسطرح اوسکو رکھی
عرض کرنیکیلئے یہان آئی ہون
آپ ہین معشوق حقکے بے گمان
بر درِ درگاہِ اقدس کیا نہین
آپ کا ہر دم اولش اوسکو ملے
ساتھ حضرتکی رہا ہی یہہ بھی غلام
اور غلامی مین رہی بستہ کمر
دیجئی پس خوردہ اسکو دستگیر
خاصہ پر پادشاہِ انس و جان
ایک جانب تھی کھڑی پیش حضور
کہہ رہی تھی اوسکو محبوب الٰہ

کہانے کہاتے مرغ کی وان ہڈیان
قدرت حق سے وہ سب ملکر وہان
قم باذن اللہ کہا حضرت نے جب
پر جھٹک کر بانگ وہ دینے لگا
بعد ایک ساعت کے پھر یون عرض کی
میرا لڑکا آپکا تو ہے غلام
پیرزن سے پیر نے فرما جناب
ہوگیا مقبول تیرا دلربا
جو وہ چاہا سو کریگا پیرزن
کیا خوشا قسمت تھی دونونکی ہم
کیا امیر و کیا فقیر و کیا گدا
مین بھی ہون یا غوث شیدا آپکا
اب یہانسے روک کر اپنا قلم
دین دنیا کیلئے کر التجا
مین پریشان حال ہون خستہ جگر

پھاٹک کر حضرت نے اٹھی بس وہان
جمع اکٹھا ہوگئے سب ہڈیان
مرغ زندہ ہوکے اوٹھا بے سبب
مرحبا اے مرحبا اے مرحبا
ہوگئی دلسے مین باندی آپکی
مین بھی ہون تیری کنیزک یا امام
ہمنے دی لڑکیکو عزت بیحساب
اب تو کر صبح و مسا شکر خدا
ہمنے دی ہی اختیار جان و تن
ہوگیا حضرت کا ایک دم مین کرم
جسطرح چاہے کئی غوث الورا
کیجئے مجھپر بھی حضرت ایک نگاہ
عرض کر جو کچھ کہ ہے تجھپر الم
تیرے حامی ہوونگے غوث الورا
عرض ہے سب سامعین سے سربسر

الَتجا تم سی بھی ہے ای مومنین	جو سنینگے یہہ روایت بالیقین
مغفرت کے واسطے کرنا دعا	بس ہمیرا حاصل یہی ہے مدعا
دلسے خاکی کی یہی ہے التجا	منہہ سے نکلے مرتے دم غوث الورا

قصیدہ

دلسے ہون خاکی غلام دستگیر	روز و شب ہی ورد نام دستگیر
حشر مین ہیہ شفیع المذنبین	مجھکو بس کافی ہی نام دستگیر
نشۂ وحدت مین ہین برف دہون	روز ہی پیتا ہون جام دستگیر
کس زبان سی ہو سکی اونکی ثنا	عرش برتر سے ہے بام دستگیر
کبک او طاوس کہاتے ٹھوکرین	دیکھہ لیتے گر خرام دستگیر
جز سی کل تک عاصیون کے واسطے	بحر بخشش بس ہی نام دستگیر
زندگی جبتک ہی نیری خاکیا	بھول مت تو دلسے نام دستگیر

قصیدہ

والۂ نور نظر ہون غوث اعظم دیکھئے	نالۂ مرغ سحر ہون غوث اعظم دیکھئے

جلوۂ دیدار مجھکو اک نظر دکھلائیے
چشم تر ہوں چشم تر ہوں غوث اعظم دیکھیے

لامکاں کی سیر دکھلا دیجیے مجھے بہر خدا
بے خبر ہوں بے خبر ہوں غوث اعظم دیکھیے

نور عین شافع محشر ہو کیجیے عفو جرم
پُر خطا ہیں سر بسر ہوں غوث اعظم دیکھیے

بے ٹھکانا ہوں ٹھکانا ہیں لگا دیجیے مجھے
در بدر ہوں در بدر ہوں غوث اعظم دیکھیے

بہر حق بہر پیمبر دستگیری کیجیے
تفتہ دل خستہ جگر ہوں غوث اعظم دیکھیے

آب رحمت دیجیے اس تشنۂ دیدار کو
خاکیؔ شوریدہ سر ہوں غوث اعظم دیکھیے

کرامت حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ

عرض کرتا ہوں کرامت غوث کی اے دوستو
باادب تم دل لگا کر غور سے اسکو سنو

خاص محبوب خدا ہیں غوث اعظم دستگیر
نور چشم مصطفےٰ ہیں غوث اعظم دستگیر

ہے یہ گلزار معانی میں محبوبوں لکھا
نام حضرت بے وضو لینا نہیں اک کسکو تھا

بیوضو جو نام غوث پاک لیتا تھا کبھی
سر قلم فی الفور ہو جاتا تھا تن سے اوسکی گی

مر گئے تھے سیکڑوں اسطرح با حال تباہ
کچھ عجب تھا جذبۂ غوثیت آں بادشاہ

پہر تو ہر جا بجا پر اس بات کا چرچا ہوا
جب تو خود حضرت محمد مصطفےٰ تشریف لا
سیکڑوں بندے خدا کے ہیں یا سب خاص و عام
اس جلال سیف کو اب تھام لیجئے یا حبیب
ترک کردو یہ جلال اپنا تم اب ای نور عین
سنکے حضرت سے یہ غوث پاک نے یوں عرض کی
میں نے چھوڑا آج سے سب یا نبی اپنا جلال
قتل ہونگا نہیں وہ حسب الارشاد آپکی
پر یقین جانو یہ معروضہ کو میرے نانا جان
مفلسی میں ہوگا وہ چالیس دن تک مبتلا
سن لیے ای دوستو تم نے جلال غوث پاک
مومنو اب نہ لو نام مبارک بے وضو
اتفاقاً ہو گئے سے اگر کوئی حضرت کا نام
جو ادب سے لیگا نام پاک محبوب اله
حشر کے دن پاس میں انکی جو کوئی اے ہمنشین

بے وضو جو نام لیگا مفت مارا جائیگا
ایسا فرمایا کہ ہان ای نور عین فاطمہ
بے وضو جو نام تیرا لینگے ہونگے تمام
لوگ ہیں نانا کی امت کے تمہارے سب غریب
پہر روح فاطمہ پہر حسن پہر حسین
یا رسول اللہ جو کچھ ارشاد ہے سب واجبی
کیونکہ فدویکو نہیں منظور حضرت کا ملال
یا شفیع المذنبین فرمایا جب سے آپ نے
بے وضو جو کوئی میرا نام لیگا ناگہان
روز و شب اس معصیت میں ہے پہنسا گا وہ
کب بیان ہو شان ایک ادنی کمال غوث پاک
خاک میں ڈالو نہ اپنی اپنی عزت آبرو
شیرنی پر فاتحہ دلوائیں فوراً لا کلام
خوش رہیگا دین و دنیا میں نہیں ہوگا تباہ
اوسکی بلا پر خفا غوث اعظم ہیں یقین

ہی جناب پاک مین یہ التجا یا شاہ پیر
دستگیری کیجئے اسلام میری یا دستگیر

دین و دنیا کے مقاصد سب بر آئے تمام
عرض جو کرنی تھی مجھکو کر چکا بس والسلام

اس غلامی کے سبب ہین نا کاش یہ تاثیر ہو
مرتے دم خاکی زبان پہ یسین جناب پیر ہو

غزل در مدح نواب میر محبوبعلیخان بادشاہِ دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ و شوکتہ زاد اللہ عمرہ

رکھے قایم خدا اور تجھی پنجتن میر محبوب علی بادشاہ دکن
رہی سر سبز تیرا یہ ملک دکن میر محبوب علی بادشاہ دکن

تو ہی مانند انطو کے فرمانروا کیا کہون تجھمن جو کچھہ ہی عدل و سخا
تیری حیتون کی کیا مین کہون بانک پن میر محبوبعلی بادشاہ دکن

تیری اقبال کی جس نے دیکھی چمک تو یہی کہدیا صاف بیشبہ شک
رہی آباد تیرا یہ ملک دکن میر محبوب علی بادشاہ دکن

سرزمینِ دکن مین کیا تمنی شاہ عدل نوشیروانہ جواب جابجا
دیرہا ہی گواہی یہ چرخ کہن میر محبوب علی بادشاہ دکن

کیا لکھون چرخ کرتا ہی مجھپر ستم مین ثنا خوان ہون تیرا ای کریم
مثل بلبل کے کبتک رہون نالہ زن میر محبوب علی بادشاہ دکن

یکنظر ہو ترا سم کی مجھپر ادہر تیر ےدر پر تو ہین شاہ ہر سم منتظر
تیرے در پہ ہی حاضر غریب الوطن میر محبوب علی بادشاہ دکن

میری ہر دم ہے خاکی یہی التجا میر عثمان علی کیلئے بر ملا
رکھے اوسکو خدا اور تجھے پنجتن میر محبوب علی بادشاہ دکن

غزل

جان ہم اونپہ فدا کرتے ہین
خوب کرتے ہین بجا کرتے ہین

اتنی فہمید کہان ہے ہم کو
اونکی باتین جو سنا کرتے ہین

آپ بلواؤ تو ہمکو نزدیک
دیکھو ہم آپ سے کیا کرتے ہین

للّٰہ الحمد گنہگارون کی
روز وہ عفو خطا کرتے ہین

سوزن عشق سے ہم اے جراح
دہن زخم سیا کرتے ہین

بعد مدت کے وہ آئے گھر مین
حق محبت کا ادا کرتے ہین

نہ غرض رکھو مسیحا سے دلا
درد دل کی وہ دوا کرتے ہین

خاکیا خاک گھون اونکا مزاج
مجھپہ ناحق وہ جفا کرتے ہین

غزل

ہی عشق جنبسی تیری رخ بیحجاب کا
منہہ دیکھتا نہین ہین کبھی آفتاب کا

پردہ اوٹھا جو یار کے رخ سی نقاب کا
منہہ پھیر گیا ادھر سے اودھر آفتاب کا

پہلو مین یار ہاتھ مین ساغر شراب کا
کیا کیا مزہ ہی دیکھتا ہی عالم شباب کا

ساقی شور طبع سی ہنگام می کشی
مارا ہی ذائقہ مجھے دیکر کباب کا

کثرت سی تن پہ داغ نہین ہی فراق کے
طاؤس ہون کسی چمن انتخاب کا

بھر دونگا موتیون سی دہن تیرا ساقیا
پی لے جو ہنس کے یار پیالہ شراب کا

مین ہون کہ ہاتھ آتش ہجر انمین روز شب
پیدا دل و جگر سی مزا ہی کباب کا

خاکی کی آرزو ہی خدایا حیات مین
روضہ دکھا دی مجھکو رسالت مآب کا

غزل

یان سی جاتے بھی نہین سا آتے بھی نہین
آپ آتے بھی نہین مجھکو بلاتے بھی نہین

بیخبر مجھسے کچھ ایسے ہوا اللہ کی پناہ
جھوٹون قاصد کو میرے پاس بھجاتے بھی نہین

حال دل میرا نہ سنتی ہو نہ خود کہتی ہو
مجھسے سنتی بھی نہیں اپنا سناتی بھی نہیں

تم سلوا ہمسے قسم لیلو تم اللہ کی قسم
ہم کسی اور سے دل اپنا لگاتی بھی نہیں

مجھسے ہر روز کا وعدہ ہے کہ آب آتے ہیں
بات کرتے ہو مگر بات نبھاتی بھی نہیں

تم ہو رسوائے جہان اور ہمیں پاس لحاظ
ایسے ہرجائیوں سے دلکو لگاتی بھی نہیں

کیا بری جھگڑو نمیں ہم آن پھنسی ہیں
پاک ہوتے بھی نہیں جا جاتی بھی نہیں

غزل

بادۂ عشق سے مخمور ہوا خوب ہوا
خوب ہی نشہ میں میں چور ہوا خوب ہوا

گاہی یا ہے کبھی آتے تھے اب آتے ہی نہیں
تا نہ ایک دلہن بھی نا سو ہوا خوب ہوا

عرش سے فرش تلک سب ہی محمدؐ کا ظہور
ایک ہی نور سے کل نور ہوا خوب ہوا

ہے یقین جانئے گا ہی میرے منظور نظر
جسطرح آپکو منظور ہوا خوب ہوا

روتے روتے شب ہجر انمیں ہوئی صبح نمود
ولولہ وصل کا کافور ہوا خوب ہوا

روز و شب یار کا جلوہ ہے میری آنکھوں میں
دل میرا نور سے معمور ہوا خوب ہوا

اسمے احمدؐ مرسل میں ہو نمیں آگے اخا
میم جو اسبات پہ مغرور ہوا خوب ہوا

غزل

سوئے گور غریباں وہ اگر بھولے سے آ نکلے
صدائے آفرین ہر قبر سے اور مرحبا نکلے

بڑے اخلاص سے ہیں منتظر اہل قبور اوسکے
اگر وہ ہفتہ عشرہ میں برائے فاتحہ نکلے

گلہ کیا ہے فلک تجھسے گلہ ہے اپنی قسمتکا
جنھیں ہم باوفا سمجھے تھے وہ بھی بیوفا نکلے

بہینگے خونکی نالے ابھی یکدم کے دم بھر میں
لگا کر مہندی ہاتونکو اگر وہ دلربا نکلے

ادائیں سیکڑوں دیکھی کرشمے سیکڑوں دیکھا
وہی ناز و ادا اچھی ہے یکطرز و ادا نکلے

قیامت قلب ہے صورت دیکھو تو ہے دلبرانہ
تم آفت نکلے جادو نکلے تم اور یک بلا نکلے

یہی ہے التجا خاکی کی صبح و مسا یارب
زباں سے مرتے دم میری محمد مصطفےٰ نکلے

غزل

تو مجھسے جدا اور جو میں تجھسے جدا تھا
اندھیر شب ماہ تھی دن قہر خدا تھا

کس کس سے کریں شکوہ بیداد تمہارا
تم ایک خفا کیا تھے زمانہ ہی خفا تھا

مانی نے قلم پھینکدیا ہاتھ سے اپنے
نقشہ تیری تصویر کا کیا صل علی تھا

دل ٹوٹ گیا میرا نہ آنیکی خبر سے
نامہ تیرا کیا تھا میری قسمتکا لکھا تھا

کلمہ میرے محبوب کا پڑھنے لگا ہر شخص
اللہ نے کیا حسن خداداد دیا تھا

دل پھنس گئے لاکھوں نہیں ایک بھی نکلا
حلقہ تیری زلفوں کا تھا یا دام بلا تھا

صد شکر اوسی قول پہ باقی ہون مین خاکی
جسطرح سے تیرے یار نے ارشاد کیا تھا

غزل

ہوا ہی تمپہ بہی دل مبتلا سنو تو سہی
نہین ہی چین بہی دلکو ذرا سنو تو سہی

دیکہا دو چہرہ ہمکو بہر خدا سنو تو سہی
یہی ہی دل کا میرے مدعا سنو تو سہی

تپ فراق مین بلبل ہی اسلئے نالان
ہوا ہی گل پہ جو دل مبتلا سنو تو سہی

کیا ہی چاک گریبان بہی چرخ گردون نے
کرین اب آگی بہی کسکی گلا سنو تو سہی

بہار سبزۂ خط کی عیان ہی کاکل سے
عجب ہی یار کی زلف دوتا سنو تو سہی

نہ چہیڑ ہمکو بہلا اور منہہ نہ کہلواؤ
کہین نہ ہم تمہین منہہ سی برا سنو تو سہی

جنہین سمجہتی تہی ہم دوست اپنا دنیا مین
وہ ہمپہ کرتے ہین جور و جفا سنو تو سہی

ہوا ہی اندنون کچہہ شوق اونکو مہندی کا
لگائینگی میری خون کی حنا سنو تو سہی

شہید ناز ہون مدتسی اونکا مین خاکی
بڑی ہی یار کی مہر و وفا سنو تو سہی

غزل

بہت اونکی الطاف ہم دیکہتے ہین
عنایت محبت کرم دیکہتے ہین

تیری عشق ابرو مین غم دیکھتے ہین
سر اپنا ہم اسدم قلم دیکھتے ہین

ملے جاتے ہین خاک مین ہر قدم پر
تیرا جو کہ نقش قدم دیکھتے ہین

بتائین کسی حال دل اپنا اسدم
تیرے عشقمین جو کہ ہم دیکھتے ہین

تم آنکھین چراتے ہین ہمسی چراؤ
خدا جو دیکھاتا ہے ہم دیکھتے ہین

ہوا جبسی عشق کمر ہم کو لاحق
سفر اپنا سوے عدم دیکھتے ہین

ہمیشہ ہماری ہی نظرون مین خاکی
جدا اوسکو ایک پل نہ ہم دیکھتے ہین

غزل

ہی تو ہی نظر مین جہان دیکھتا ہون
جہان تجھمین سارا نہان دیکھتا ہون

اگرچہ تیرا رنگ ہر رنگ مین ہی
مگر مین نہان اور عیان دیکھتا ہون

ہی پوشیدہ تو جیسے ماہ تابان
تو دل چاک شکل کتان دیکھتا ہون

تعین کا پردہ اوٹھا درمیانسے
تیری شکل ای جان جان دیکھتا ہون

کبھی ہی نظر مین کبھی دل کے اندر
تیرا جلوہ ہر شئے مین ہان دیکھتا ہون

نظر آیا وحدت کا سارا تماشا
عزیزو مین کثرت جہان دیکھتا ہون

بھر آتا ہی دلمین کہ خود ہون نشانہ
تجھے جب مین ابرو کمان دیکھتا ہون

صدا آئی منصور کو دار پر یہ	تیرے عشق کا امتحان دیکھتا ہوں
نظر شان معبود آتی ہے خاکی	میں جو قدرت روبتان دیکھتا ہوں

غزل

کوئی باغ رشکِ جنان ہو رہا ہے
کوئی باغ صرفِ خزان ہو رہا ہے
بدلکر کوئی بھیس آیا ہے شاید
مجھے آپ ہی کا گمان ہو رہا ہے
کچھ ایسا بگاڑا ہے مجھکو فلک نے
مقدر کا اب امتحان ہو رہا ہے
میں وہ دل جلا ہوں نہ پوچھو محبو
زمین سے فلک تک دھوان ہو رہا ہے
کہوں کیا طبیعت کی میری روانی
ہر ایک دریا روان ہو رہا ہے
وہ بیٹھے ہیں بے پردہ میرے مکان میں
منور یہ سارا مکان ہو رہا ہے
کسی گل کی آمد ہے شاید چمن میں
میرا باغ رشکِ جنان ہو رہا ہے
مجھے خاک میں اب ملایا ہے خاکی
عدو میرا کیوں آسمان ہو رہا ہے

غزل

تمہیں کہتا ہوں میں اور مجھکو تو آج	پھبے ڈھب ہے تمہاری گفتگو آج

بحمد اللہ کہ چین کچھ ادھر آئین ۔ ثمر لایا ہے نخل آرزو آج

مقابل آئینہ رکھ کے ہنس کہ بولے ۔ جو کچھ مین ہون سو مین ہی تو ہون آج

چھپا ہے ابر مین ماہ شب سے صاف ۔ جو آیا بزم مین وہ ماہرو آج

رقیبون سے الگ سرگوشیان ہین ۔ اور ہمسے گفتگو یون دوبدو آج

کرون فرش قدم آنکھون کو اپنی ۔ اگر آجاوے میرے گھر مین تو آج

مجھے ہنس ہنس کے یون کہنے لگا وہ ۔ کھو خاکی کئے یہ کیا جستجو آج

غزل

دنیا مین رہا کوئی بھی ارمان نہین دیکھا ۔ بے عشق تیرے زیست کا سامان نہین دیکھا

کس طرح کرین دست حنائی کی صفت ہم ۔ ایسا تو کوئی پنجہ مرجان نہین دیکھا

اوس بت کی وہ صورت ہے خداداد مجلا ۔ خورشید کو بھی ایسا درخشان نہین دیکھا

حسرت کی صدا اوٹھتی ہے ہر بار جگر سے ۔ یون خاک مین ملتے ہوے ارمان نہین دیکھا

یہ درد محبت وہ ہے ظاہر ہے سبھو پر ۔ ہمنے تو کبھی عشق کو پنہان نہین دیکھا

جلاد کا کوچہ نہین ہے قہر خدا ہے ۔ جز موت کے دہان کوئی بھی سامان نہین دیکھا

آنے نہین دیتا ہے ہوا کو بھی تو بدذات ۔ ہمنے تو رقیب ایسا بھی دربان نہین دیکھا

آنے نہین دیتا ہی ہوا کو بھی تو بدذات — تجھسا تو رقیب ایسا بھی دربان نہین دیکھا
خاکی تو دیا کرتا ہی جان تجھپہ شب و روز — تونے تو کوئی مجھسا میریجان نہین دیکھا

غزل

کیون خفا ہوتے ہو ہوا کیا ہے — سچ کہو تم میری خطا کیا ہے
ہے غرض آپسی خدا کی قسم — مجھکو اور و نسے مدعا کیا ہے
پاس شرط وفا تو خاک نہین — سچ کہو تم کو ہو گیا کیا ہے
جبکہ ذات احد ہی ہے موجود — پھر بقا کیا ہے اور فنا کیا ہے
دم کی فرصت نہ دی ہی نالے نے — میرے اشکونکا ماجرا کیا ہے
نہین معلوم آجتک میری — ابتدا کیا ہے انتہا کیا ہے
خاکیا وہ کسی کی سنتے نہین — قطعہ بند — اولٹے کہتے ہین وہ ہوا کیا ہے
نہین آئے وہ راہ سے ابتک — تم ہی بتلاؤ راستہ کیا ہے

غزل

جس روز رخ سی یار کے پردہ اوٹھگیا — شرمندہ مہر ہو گیا اور چاند گھٹگیا

بے پردگی ہے غیر سے پردہ مجھی سے ہے
ایسے تھا شوق اس سے میرا جی اوس سے گھٹ گیا

جلدی سے آ خبر لے مسیحا مریض کی
فرقت میں یار کے میرا سینہ بھی پھٹ گیا

قسمت کی ہے بگاڑ تمہارا ہے کیا قصور
تم کیا پلٹ گئے کہ زمانہ پلٹ گیا

خاکی خموش تیغ بکف آ رہی ہیں وہ
ہرگز تو دم نہ مارا اگر سر بھی کٹ گیا

غزل

تیرے کوچے سے دل لگائے ہوئے ہیں
ہم اپنی خودی کو مٹائے ہوئے ہیں

نچھڑکو نمک زخم عاشق پہ ہرگز
مزا عشق کا خوب پائے ہوئے ہیں

نہ حوروں کی پروا نہ غلماں کی خواہش
ہم اپنے میں آپ ہی کو پائے ہوئے ہیں

ہر یک شب فراق صنم میں عزیزو
دل ناتواں کو جگائے ہوئے ہیں

ہوے ہیں جو آزاد اپنے سے بیخود
وہی تیر اچھے رمز پائے ہوئے ہیں

تڑپتے رہے مرغ بسمل سا ہر دم
تیری تیغ ابرو جو کھائے ہوئے ہیں

مزا وصل کا یاد آتا ہے خاکی
جدائی کا صدمہ اوٹھائے ہوئے ہیں

غزل

ہوئے ہین پیر پردہ عیان کیسی کیسی
ہی دیوانے اہل جہان کیسی کیسی

جبی تمنے کشتہ بنائے ہوا پنا
کئے عشقمین امتحان کیسی کیسی

غضب تیرے ہاتون سے اے چرخ گردون
ہین معدوم پیر و جوان کیسی کیسی

جہانمین امان تیغ قاتل سی پاکر
تڑپتے رہی نیم جان کیسی کیسی

کہلا جبکہ عقد نہان دل سے میرے
ہوے راز مجھپر عیان کیسی کیسی

بچا میری کشتی تلاطم سی یارب
ہین دریا مین موجین عیان کیسی کیسی

ہین دیکھا عرضی ہین و اللہ کل کو
نزولی مین ہین خالیان کیسی کیسی

غزل

ہین جو عشاق تیرے کوچہ مین جانیوالے
وہ نہین گھر مین پلٹ کر ہین پھر آنیوالے

یاس و حسرت ہی رہا کرتی ہی ہر حال مجھے
باتین کچھ ایسی سنائی ہین سنانیوالے

کوچہ یار مین سر دیکے کو آبیٹھے ہین
دیکھین کسطرح اوٹھا ہین اوٹھانیوالے

ایک دن بھی نہین آدہ تیری مرقد پر
ہجر مین مرہی گئی جاجا نے والے

خاک سر صبا کی نعجت یہ تیری آزادان
گالیان لوگونسی ہین آپ سنانیوالے

یار کہتا ہی لب شیرین سی مجھکو خاکی
تم سلامت ہوا ناز اوٹھانیوالے

غزل

قطعہ

یہہ کہدے کوئی اوس شنگ ثمر سے
پڑا ہون لوٹتا درد جگر سے

نتیجہ انتظاری کا ملا یہہ
لگی ہے ٹکٹکی تیرے ہی در سے

اگر ملجاتا ہون نہین راہ اون کو
تو فرماتے ہین تو آیا کدہر سے

یہہ کہتا ہون نہین معلوم تمکو
اودہر جاتا ہون آیا ہون جدہر سے

سنبہالون دل کو یا تہامون جگر کو
لگی ہے آگ فرقت مین سحر سے

ہین ایک کشتہ نہین اوس کج کلاہ کا
ہوے مقتول لاکہون ایک نظر سے

خدا حافظ ہے اے خاکی تمہارا
لڑی ہے آنکہہ ایک ترچہی نظر سے

غزل

میری نظرون مین ہر ایک گل خار ہے
نالۂ بلبل سے جی بیزار ہے

کس صحیح قاتکا ہی دلمین خیال
سانس لینا تک مجہے دشوار ہے

ہوگیا بیمار ہجر یار مین
آج کل جینا مرا دشوار ہے

ہجر جانا نکی مصیبت کیا لکہون
راہ چلنا مجہکو اب دشوار ہے

راہ چلتا ہون تو کٹ جاتی ہین پاؤن
جادۂ راہ تیغ کی اک دھار ہے

زندگی کا کیا بھروسہ ہے دلا
سانس لینا تک مجھے دشوار ہے

زندگی کے ہین یہ سب جھگڑے فضول
خاک خاکی تو بیڑا پار ہے

غزل

جو جام وحدت پلایا مجھے
الگ مین نے کثرت سے پایا مجھے

فراموش کی غیر حق تھا جو کچھ
کچھ ایسا ہی فقرا بتایا مجھے

تڑپتا رہا مرغ بسمل کی شکل
خمہ اسقدر تو نے مارا مجھے

جہان مین ہر یک کا تماشا ہوا
وہ دیوانہ تو نے بنایا مجھے

کیا اوس نے پروانہ کچھ جان کی
غرض شمع سان وہ جلایا مجھے

کچھ ایسا ہی تو نظر دیکھین یار
زمانہ سے یک دم مٹایا مجھے

جدا اپنے قدمون سے مجھکو نہ رکھ
سمجھتا ہی گر اپنا سایا مجھے

وہ سب ہوش خاکی کے جاتے رہے
جو ساقی نے تلچھٹ پلایا مجھے

غزل

جب سے دل مین ہے تصور یار کا ‏ ‏ ہے پریشان حال اس بیمار کا

ہو گئی دشوار مجھکو زندگی ‏ ‏ جب سے سودائی ہون زلف یار کا

ہو گیا زخمی مرا سینہ تمام ‏ ‏ کھائی ہے تلوار پر تلوار کا

اوس مسیحا سے کہون کیا حال زار ‏ ‏ طور ہے ہر دم نیا بیمار کا

چہچہے کرتے ہین اکثر عندلیب ‏ ‏ دیکھ کر تختہ کسی گلزار کا

ہے یہی دل سے وظیفہ بار بار ‏ ‏ مین ہون ذاکر حیدر کرار کا

کوچہ و بازار مین خاکی بنا ‏ ‏ ہے اگر سودا خیال یار کا

غزل

تجھکو میرے ساتھ گو الفت نہین ‏ ‏ پر مجھے تیرے سوا راحت نہین

کس سے بولون حال دل اے ہمنفس ‏ ‏ یکدم بھر کی مجھے فرصت نہین

خوب پھیلی گرمی بازار حسن ‏ ‏ کونسی جا ہے تیری شہرت نہین

ہجر مین کیا کیا ہوے رنج والم ‏ ‏ عشق مین کیا کیا پڑی آفت نہین

اے مسیحا جلد آنا ہے تو آ ‏ ‏ اب مرے جینے کی کچھ صورت نہین

بعد مردن ہے تصور آپ کا ‏ ‏ مر گئے پر بھی مجھے راحت نہین

گریہ و زاری بہر صورت رہے
اس سے اب بہتر کوئی صورت نہین
جس سے منہہ موڑون ملون پھر اوس سے لگے
خاکیا ایسی میری عادت نہین

غزل

آج مجھکو وہ سیر گل پیرہن یاد آگیا
دشت وحشت مین مجھے سیر چمن یاد آگیا
وہ ادا چھلبل وہ شوخی اور وہ انداز ناز
وہ نکیلی چھاتیان اور بانکپن یاد آگیا
خوف رنج ہجر ہی مجھکو یہہ وصل یار مین
جب تیرا جور و ستم چرخ کہن یاد آگیا
گر گئے گرتے مین سنبھل جاتا تو کہکر یا علی
کیا ہی میرے شیخ کا مجھکو سخن یاد آگیا
جب مکان مین نے بنایا گور کا آیا خیال
کپڑی جب پہنائی مجھکو کفن یاد آگیا
کیجئے مشکل کشائی اے میرے مشکل کشا
مجھکو کیا کیا اندنون رنج و محن یاد آگیا
خاکیا بوسہ لیا مین نے معما کھل گیا
ہائے کیا اسوقت وہ غنچہ دہن یاد آگیا

غزل

وہ حسن خداداد تیرا اور ہی کچھ ہی
وہ کج کلاہ و تنگ قبا اور ہی کچھ ہی
جس نے کہ تجھے دیکھہ لیا صاف یہہ بولا
یہہ حسن تیرا مہر لقا اور ہی کچھ ہے

صحت نہین پاتے ترے عشاق مسیحا
عاشق کیلئے فکر دوا اور ہی کچھ ہے

دکھلا دو مجھے پھر خدا چاند سا چہرہ
فرقت مین میرا حال ہوا اور ہی کچھ ہے

بے آے اجل مرتے ہین عاشق تیرا دوا
ابرو کا اشارا ہی تیرا اور ہی کچھ ہے

جی اوٹھتے ہین ٹھوکر سے تیری قبر کے مردے
رفتار تیری اور ادا اور ہی کچھ ہے

اشعار لکھا کرتے ہین یون تو سبھی خاکی
یارونکی مگر طرز ادا اور ہی کچھ ہے

غزل

اے یار مین ایک ہی کچھ تجھپر فدا نہین
وہ کون شخص ہے کہ تیرا مبتلا نہین

کرتے ہو وعدہ آنے کا آتے نہین ہو تم
ہمسا جہان مین یار کوئی بیوفا نہین

کھچوائی کیون نہ مانی سے تصویر اپنی یار
کس کی آنکھ مین تیرا نقشہ کھنچا نہین

مجھ سے حجاب اورون سے ہین بے حجابیان
بے پردہ ان سے بیٹھے ہو پردہ رہا نہین

برسون پھرا مین تجھکو پری ڈھونڈتا ہوا
اے حور وش کہین تیرا ملتا پتا نہین

بڑھکر نہین ہما تو سگ کوئے یار سے
اسکا پتا بھی ہے تیرا مطلق پتا نہین

خاکی اندھیری رات مین ہے کیون خیال زلف
کالی بلا ہے یار کی زلف دوتا نہین

غزل

کچھ ایسی اندنون اوس بت کو شغل مئے پرستی ہے
لگائے منہہ سے رہتا ہی سبو یہہ طرفہ مستی ہے
ہے حاصل معرفت عشق مجازی سے حقیقی کو۔
صنم کا پوجنا اور دل لگانا حق پرستی ہے
ادا کیونکر ہو فرمائش تیری مجھسے بھلا ظالم
نہین مجھہ پاس جنسے دل سوا یہ تنگ دستی ہے
تیری تلوار شاخ زعفران ہے یا بلا کوئی
جو خلقت دیکھکر زخم بدن کو میرے ہنستی ہے
کسی مئے خوار کا شاید گذر ہے اپنی محفل مین
جو یان بے نشہ ہر ایک جھومتا ہے طرفہ مستی ہے
مین ہم بستر رہا کرتا ہون اوس مہوش سے راتونکو
پری آکر یہان جسکی پلنگڑی روز کستی ہے
نظر آتا ہے آنکھونمین ہر ایک مکان اوجڑا
نظر مین جب سے تصویرے خیالی اوسکی بستی ہے
لحد کو دیکھکر میری یہہ وہ کہتے ہین رو رو کر

پھر کس گت سے کی تربت ہے جو مظلومی برستی ہے
میں جب روتا ہوں خاکی اون کے دانتوں کے تصور میں
جھڑی موتیوں کی آنکھوں سے میرے ہردم برستی ہے۔

نسخہ اکسیر اعظم

نسخہ کیمیا کہوں تجھ سے سو
موسمیں مس کے دل خودی کا رکھ
ڈال رس معرفت کی بوٹیکا

یاد رکھ پھر حق بنا اس کو
عشق کے آگ میں گلاد سکو
زر ہستی کرے بقا تجھکو

بیت

دم سے تو غافل نہو دم کو سنبھال
دم گیا سو پھر کے آنا ہے محال

بیت

کہو کنی سوزن سے آسان کار ہے
کاڑنا دل سے خودی دشوار ہے

بیت

گر صور ہا مختلف معنی یکیست — خط نستعلیق باشد یا شکست

قول ملحد

جان تیرا خدا ہے تن بندہ — ہے یہہ ارشاد دل مین کر کندہ
اسطرح ملحدان مریدون کو — بول کرتے ہین اوسکے تین گندہ

جواب موحد

ناخدا جان ہے نہ تن بندہ — جان جانان سے جان ہو زندہ
خوب رکھ یاد دل مین تو اسکو — در زلیخا ہے قول اقدس کو
سب جہان کیا ہو روح کیا اجسام — جو معین ہو عالم اوس کا نام
جہان اکثر چہ ارواح وچہ اجسام — بود شخص معین عالمش نام
جان و تن کو تو جان ہے بندہ — حقکو حق جان جان ہے بندہ
بہید حقکا ہے جان یا اس کو — اسکو جانا تو پاوے گا اوسکو

بیت

عارفی جاہل نشد کامل نشد — جاہلی عاقل نشد کامل نشد

بیت

گر تو میدانی که این معدوم چیست — تا بدانی جز وجودی نیست نیست

قطعه

بنده پرور عدل گستر صاحب عز و جلال — چون ظفر پابند تیغ تو بباشد متصل

گر ارادا نند رفتارت کند بر وقت جنگ — استخوان دشمنانت صاف گردد مضمحل

بیت

غم خود خور که غم دیگر نباشد — اگر باشد ازین برتر نباشد

بیت

وصل حق در طریق ما کفر است
هر که از خود بعید شد نزدیک

فرد

چو تعین مرتفع گردد نماند جز خدا
صورتِ زیور گدازی عین زر باقی بود

مناجات

الٰهی در اطاعت دار ما را
براهِ استقامت آر ما را

کنم خالی ز خود بد کامی ما
ز خواب غفلتم بیدار ما را

ز حرص و حسرت و بغض و تکبر
رها کن نفس بد کردار ما را

دلم از بی ریائی ساز روشن
نباید بو ریا در کار ما را

خداوندا توئی مقصود ما باش — نه از غیر خود بیدار ما را
تلف شد عمر در صورت پرستی — تو در بی صورتی می آر ما را
سر و کار از کسی دیگر ندارم — ثنائی هر زمان دیدار ما را
خدایا نفس ما بس ناصبور است — تو بر راهِ ریاضت آر ما را
تو چیره دست نه بر نفس و شیطان — زبهر حیدر کرار ما را
گناهم گرچه بیحد و شمار است — توئی غفار یا ستار ما را
کریما بخش ایمان در دو عالم — بحقِ احمدِ مختار ما را

فرد

حجابِ خود نشود رویتِ وجودِ منم — وجودِ آئینه گئی میشود حجابِ شهود

رباعی

تاکے تو طالبِ خدا باشی — بیشک از سرِ حق جدا باشی
خویش را جو ئی تا خدا یابی — چون ز خود بگذری خدا باشی

رُباعی

حق پرستی گر کنی خود را ندار — هستی خود را بیار و خود سپار
لا اله شو بالا الله نشین — تا بیابی لذتِ دیدارِ یار

رُباعی

ای که تا کے نشینی شپر دار — متجلیست روی انور یار
از پس و پیش بل ز زیر و بر — هست رخشنده از یمین و یسار

مناجات

ای خدای خالق ارض و سما | دور کر دے میرے حرص و ہوا
رکھہ مجھے تیرے توکل پر مدام | صبر اور تسلیم سے کر انتظام

دے انکو قوت مجھی تدبیر پر
رکھہ مجھی راضی تری تقدیر پر

نفس تعس کو تو میرا رام کر | شغل مین تیری ہی صبح و شام کر
کاٹ دے غیر کے وسواس کو | دور کر دے میرے خناس کو

دل سے میری دور کر اغیار کو
ہست رکھہ مجکو تری دیدار سو

عشق کی آتش مین دل میرا جلا | فکر مین تیری ہی تن میرا گلا

رکھہ مجھی ذاکر تری اذکار مین
محو رکھہ مجکو تری اسرار مین

رکھ مجھے شاغل تیرے اشغال مین   دھیان دی تیرا مجھے ہر حال مین

واسطے صدق رسول اللہ کے
واسطے حسنین عالی جاہ کے

رباعی

کل شئی یرجع قال الرسول   ہان چرا غافل نشینی بوالفضول

تا توانی ز اصل خود آگاہ شو
تا کنی زین کثرتِ وحدت حصول

نہ لے نامردگی آجا زدن مین   ارشاد   تو ہی تازی نہ مل ہر گز خر دین

تو چشم و گوش سے کر دور غفلت
نہ اوٹھہ محشر کو ذنکور کر دین

خدا ہوتا تو انزدیک تیرے	کرامت دیکھہ جابازی گرو نمین

کرامت ہی ہی تحقیق عارف
شریعت پر رہی دین پرو رو نمین

محقق ہی تو اتحقیق کر لے	اپس کو تا تو ہوگا سرورو نمین

تمت

اشتہار

مشتاقین و ناظرین با تمکین کے خدمت مین التماس ہے کہ اندنون یہہ ہیچمدان ناقص فہم مسمی سید نصیر الدین المتخلص خاکی واقع کوٹلہ عالیجاہ مرحوم متصل اندھیری باؤلی کے

سکونت پذیر ہی اور ایک دیوان بہ موسوم یادگار خاکی ہر ایک
جز مطبعجات متفرقین مین طبع کروایا گیا ہی اسلیے کہ دیوان مذکور
اکثر طبع ہونسے محفوظ رہی ہان اگر دیوان مذکور کے جس کسی شخص کو خواہش
ہو تو بموجب اشارہ بالا کے طلب فرماوین تو ہو سکتا ہی چنانچہ قیمت
قرارداد ہوگی تو اوسمین سر مو فرق نہوگا اگر جو شخص یکمشت سو جلد
خرید کرین تو عہ روپیہ کمیشن بھی دیا جائیگا قطع نظر اسکی اگر کوئی بطور خود
بار ثانی دیوان قصداً طبع فرماوین تو ایسا نہو کہ بامید نفع نقصان اوٹھاوین ورنہ
قانون مواخذہ عمل مین آویگا چنانچہ یہہ امر بھی مخفی نرہی کہ ہر یک جلد پر مہر مولف
ثبت ہوگی اگر بجز مہر کے کوئی جلد کسی جا پر پیدا ہو اوس صورتمین احتمال بلکہ
یقین ہوگا کہ بطور سرقہ کر طبع مطبوعہ جلد مذکور سمجھی جائیگی فقط

المشتہر

سید نصیر الدین التخلص خاکی واقع کوتلہ عالیجاہ مرحوم متصل امہیری باؤلی